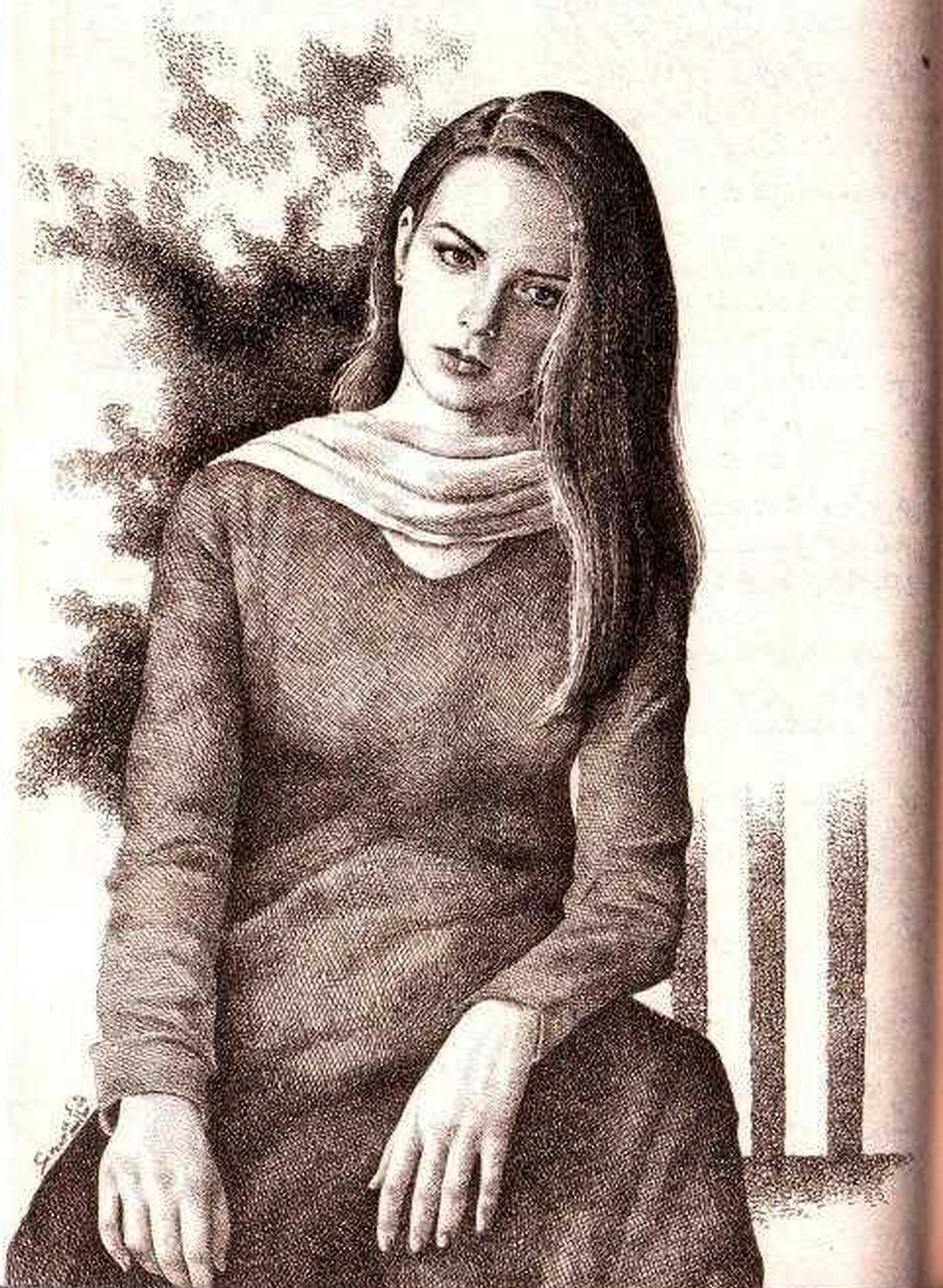

مریم عزیز

اک سائباں سا ہے

اس کی نظریں کمپیوٹر اسکرین پر تھیں۔ جبکہ انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔ اچانک اس نے ہاتھ روک کر غور سے اسکرین کو دیکھا' جہاں نیلے رنگ کے حروف ابھر رہے تھے۔ لائن پڑھتے ہی اس کے ہونٹ مسکرا دیے اور وہ سرہلا کر ایک بار پھر انگلیاں کی بورڈ پر دوڑانے لگا۔ پاس پڑا چائے کا کپ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ کھانے کے لیے دو دفعہ اسے پکار پڑ چکی تھی۔ لیکن اس کے انہماک میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

دفعتاً" کمپیوٹر اسکرین کے ساتھ کمرے میں بھی اندھیرا چھا گیا۔

"اُفوہ۔" اس نے ٹیبل پر ہلکا سا مکا مار کر گہرا سانس لیا اور آنکھیں بند کر کے کرسی کی بیک سے ٹیک لگالی۔

"فرہاد!" باہر سے آتی آواز پر وہ آنکھیں کھول کر ڈھیلے سے انداز میں چلتا ہوا دروازے تک پہنچا۔ باہر گھپ اندھیرا تھا صرف لاؤنج میں سے ہلکی ہلکی روشنی آرہی تھی۔ وہ اسی سمت بڑھنے لگا۔

"لائٹ بند نہ ہو جاتی تو ابھی بھی تم اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلتے۔" اسے دیکھتے ہی شائستہ نے خفگی سے بولتے ہوئے منہ موڑ لیا تو وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"فہد اور ردا اتنی جلدی سو گئے۔"

"رات کا ایک بج رہا ہے۔ سارے نیک بچے اس وقت سو جاتے ہیں۔" ان کے جلے ہوئے انداز پر وہ ہنستا ہوا ان کے مزید قریب آگیا۔

"پیچھے ہٹو' پہلے ہی بہت گرمی ہے۔" انہوں نے اپنے کندھے پر رکھا اس کا ہاتھ زور سے جھٹکا لیکن اس کی مضبوط گرفت پر جھنجلا کر رہ گئیں۔

"دیکھو فرہاد! اس وقت مجھے بہت غصہ آرہا ہے۔ اس

مکمل ناول

لیے تمہارے لیے بہتر ہو گا مجھ سے دور رہو۔" ان کے وارن کرنے والے انداز پر اس کی ہنسی قہقہے میں بدل گئی۔
"شرم تو نہیں آتی۔ بے شرموں کی طرح دانت نکال رہے ہو۔" انہیں اٹھتا دیکھ کر اس نے تیزی سے ان کا بازو تھاما۔
"میں اپنی امی سے دور کیسے رہ سکتا ہوں؟" اس نے انہیں اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا تو ان کا غصہ کہیں غائب سا ہونے لگا جبکہ وہ غصے میں کرنٹ بھی نہیں مارتیں۔"
وہ جو اپنے کندھے پر رکھے اس کے سر پر بڑے پیار سے ہاتھ پھیر رہی تھیں۔ اس کے شرارتی لہجے پر وہی ہاتھ زور سے اس کے سر پر پڑا، وہ تڑپ کر پیچھے ہٹا۔
"ماں تجھے کرنٹ مارتی ہے۔" ان کے غصیلے لہجے پر اس کی پھر ہنسی چھوٹ گئی۔ "آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ مجھ سے دور رہو۔ میں سمجھا شاید۔۔۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر پھر ہنسنے لگا۔
"پاپا کے علاوہ بھی تمہیں کچھ آتا ہے؟"
"آتا ہے نا آپ سے پیار کرنا۔" اس نے ان کا منہ چوم کر اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔
"بڑا پیار ہے پہلے سارا دن یونیورسٹی میں گزار آتے تھے۔ اب وہاں سے فارغ ہوئے تو یہ کمپیوٹر جان نہیں چھوڑتا۔"
"سارا دن کہاں امی تھوڑی دیر تو بیٹھتا ہوں۔"
"تھوڑی دیر پچھلے پانچ گھنٹوں سے مسلسل جم کر بیٹھے ہو۔ دوپہر کا کھانا بھی تم نے گول کر دیا اور رات کے کھانے کی بھی شاید تمہیں کوئی طلب نہیں۔" ان کے کڑے لہجے میں استفسار پر وہ سر کھجانے لگا۔
"بس ایک چیز کا جنون ہو جاتا ہے تمہیں۔ کھانا پینا سب چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہو اور اوپر سے گرمی اتنی ہے پتا نہیں یہ واپڈا والوں کو کیا تکلیف ہوتی ہے۔" اسے بولتے بولتے اچانک وہ واپڈا والوں کو کوسنے لگیں تو وہ بند آنکھوں کے ساتھ مسکرا دیا۔
"اللہ تیرا شکر ہے۔" اچانک لائٹ کے ساتھ پنکھا چلا تو وہ بے ساختہ بولیں۔
"فرہاد اب اٹھ جاؤ۔" انہوں نے گود میں رکھا اس کا سر اٹھانا چاہا تو وہ مزید ان سے لپٹ گیا تو پہلی بار ان کے ہونٹوں پر بڑی خوب صورت مسکراہٹ آئی تھی۔
"کبھی کبھی تم بالکل بچے بن جاتے ہو۔ اب اگر کوئی دیکھے یہ چھ فٹ سے اونچا مرد کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہا ہے تو کیا سوچے؟"
"کیا سوچے گا۔ بڑے ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں آپ کی گود میں سر نہیں رکھ سکتا۔"
"اچھا اٹھو تمہیں کھانا دوں۔"
"نہیں آپ سو جائیں رات کافی ہو گئی ہے۔ میں کھانا خود لے لیتا ہوں۔" وہ جمائی روکتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ ساتھ لے کر اس نے کھانا گرم کیا اور کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کے تین دوست آن لائن تھے لیکن وہ away کا سائن دے کر کھانا کھانے لگا۔
بلیک بیوٹی کے نام سے کوئی سائن ان ہوا تو روٹی کا لقمہ توڑتا اس کا ہاتھ رک گیا۔ ایک کے بعد دوسری لائن ابھری تو وہ دلچسپی سے اسے پڑھنے لگا۔ اس نے جلدی سے ٹرے پیچھے کھسکائی اور دونوں ہاتھ جھاڑتا ہوا کی بورڈ کی طرف آ گیا اور ایک بار پھر وہ تھا اور کمپیوٹر۔

☼ ☼ ☼

"برخوردار! کبھی خود سے ملاقات کا شرف ہمیں بھی بخش دیا کریں۔" اپنی طرف سے وہ پوری تسلی کر کے باہر نکلا تھا لیکن اس کی بدقسمتی کہ ہمایوں صاحب نے اسے دیکھ لیا اور پھر سے ان کا اتنا میٹھا لہجہ۔
"الٰہی خیر!" وہ زیر لب بڑبڑاتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔
"بڑی جلدی صبح ہو گئی آپ کی۔" انہوں نے گھڑی دیکھ کر کہا، جہاں دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ وہ اب کیا کہتا سر جھکائے کھڑا رہا۔
"تشریف رکھیں۔" انہوں نے اپنے سامنے رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا تو جل تو جلال تو ورد کرتا بیٹھ گیا۔
"کہاں کی تیاری ہے؟" انہوں نے بغور اس کا جائزہ لینے کے بعد پوچھا۔
"ذرا دوست سے ملنے جا رہا تھا۔"
"کس خوشی میں؟"
"اس کے والد کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" اس کے جواب پر وہ کھنکار کر رہ گئے۔
"دوستی یاری نبھانے کے لیے ساری عمر پڑی ہے میاں صاحبزادے! اب عملی زندگی میں قدم رکھ لو۔ دو سال ہو گئے ہیں تمہیں ایم بی اے کیے۔ اب تک بے نتھے بیل کی طرح گھوم رہے ہو۔"

ان کے اس الزام پر اس نے شکایتی نظروں سے انہیں دیکھا لیکن نظریں ان کے پیچھے کھڑے فہد اور ردا سے ٹکرا گئیں جو پیٹ پر ہاتھ رکھے دوہرے ہو رہے تھے۔ وہ تلملا کر پہلو بدلنے لگا لیکن اس کی حالت سے بے خبر ہمایوں صاحب اپنی کہنے میں مگن تھے۔
"یہ ٹھیک ہے تمہیں نوکری کرنے کی ضرورت نہیں پر اس کا یہ مطلب تو نہیں سارا دن سب آوارہ گھومتے رہو۔ اپنی فیکٹری اب خود سنبھالو۔ میں کب تک اکیلا کرتا رہوں۔ تمہیں کوئی فکر ہے نہ کوئی احساس ہر وقت ہنسی مذاق زندگی ایسے نہیں گزرتی۔"
"تو پھر کیسے گزرتی ہے؟" اس نے ایسی نظروں سے انہیں دیکھا لیکن اپنی طرف گھورتا پا کر دوبارہ نظریں جھکا لیں۔
"ابھی تک ننھے بنے گھوم رہے ہو جبکہ تمہاری عمر میں میں ایک بچے کا باپ بن گیا تھا۔" اب کے بار اس کی ہنسی نکل گئی۔
ہمایوں صاحب نے غصے اور ناگواری سے اسے گھورا۔ "میں نے تمہیں لطیفہ سنایا ہے۔"
"جی نہیں۔" وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی پر قابو پا کر ایک بار پھر مؤدب بن کر بیٹھ گیا۔
"کچھ بات پڑی تمہارے پلے؟" انہوں نے جھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔
"جی!"
"کیا؟" ان کے سوال پر اس نے ان کے پیچھے دیکھا۔ وہ دونوں مسکراتی نظروں سے اس کے جواب کے منتظر تھے۔
"یہی کہ آپ پچھلے سال میری شادی کروا دیتے تو آج میں بھی ایک بچے کا باپ ہوتا۔"
اس نے اتنی سنجیدگی سے جواب دیا کہ کچھ لمحوں کے لیے ہمایوں صاحب بھی لاجواب ہو کر اسے دیکھتے رہ گئے۔ دھیمی دبی دبی ہنسی پر انہوں نے چونک کر پیچھے دیکھا۔
"میلہ لگا ہوا ہے یہاں پر؟" وہ ایک دم اٹھ کر دہاڑے تو وہ دونوں منہ لٹکا کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔
"حد ہے بے شرمی کی۔"
"میں نے کیا کیا؟" ان کے خود پر دیے جانے والے ریمارکس پر وہ حیران ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔
"تم سے کچھ کہنا ہی فضول ہے۔" وہ جیسے اسے چھیڑ کر پچھتائے تھے۔
"ماموں! میں جاؤں؟" اس کے معصومیت سے پوچھے گئے سوال پر انہوں نے بڑی مشکل سے خود کو مزید بولنے سے روکا تھا۔
"میں شام کو جلدی آ جاؤں گا پھر ذرا شادی کے بارے میں تفصیل سے بات ہو گی۔ میں بھی سوچ رہا ہوں۔ اب عملی زندگی میں قدم رکھ لوں۔" وہ مچلنے والے انداز میں سر ہلا کر مڑ گیا تو وہ کتنی دیر تک اپنی جگہ بیٹھے تلملاتے رہے۔

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے
بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

کتاب کا نام	مصنفہ	قیمت
زندگی اک روشنی	رخسانہ نگار عدنان	500/-
خوشبو کا کوئی گھر نہیں	رخسانہ نگار عدنان	150/-
شہر دل کے دروازے	شازیہ چوہدری	300/-
تیرے نام کی شہرت	شازیہ چوہدری	150/-
دل ایک شہر جنوں	آسیہ مرزا	400/-
آئینوں کا شہر	فائزہ افتخار	400/-
پھلاں دے رنگ کالے	فائزہ افتخار	180/-
عین سے عورت	غزالہ عزیز	150/-
دل اسے ڈھونڈ لایا	آسیہ رزاقی	300/-
بکھر جائیں خواب	آسیہ رزاقی	150/-
خواب دریچے	سعدیہ امل کاشف	150/-
اماوس کا چاند	بشریٰ سعید	150/-
رنگ خوشبو ہوا بادل	افشاں آفریدی	400/-
درد کے فاصلے	رضیہ جمیل	400/-

ناول منگوانے کے لیے فی کتاب ڈاک خرچ -/30 روپے
منگوانے کا پتہ:
مکتبہ عمران ڈائجسٹ 37 اردو بازار کراچی۔
فون نمبر: 2216361

UrduPhoto.com

☼ ☼ ☼

ٹھنڈی پیپسی کا لمبا سا گھونٹ پی کر جیسے اس کی جان میں جان آئی تھی۔ پچھلے تین گھنٹوں سے مسلسل نظر آتے تارے اب غائب ہو گئے تھے۔ دوسرے گھونٹ کے لیے اس نے بوتل منہ سے لگائی ہی تھی کہ ربیعہ کی زوردار کہنی اس کی پسلیوں کو ہلا گئی۔

"کیا تکلیف ہے؟" اس کے پھاڑ کھانے والے انداز پر ربیعہ نے آنکھوں سے سامنے سر جھکائے بیٹھی علینا کی طرف اشارہ کیا تو مجبوراً اسے اپنی توپوں کا رخ ادھر موڑنا پڑا۔

"اوبی بی! اب اس مراقبے سے باہر آجاؤ۔ اب تو پیپر ختم ہوئے بھی آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔" عفرا نے ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ سر جھکا لیا۔

"پچھلے آدھے گھنٹے سے پندرہ نمبر کا رونا رو رہی ہو ہم بھی پتا نہیں کیا قیامت آ گئی مجھے اور ربیعہ کو دیکھو پورے دس نمبر چھوڑ کر آئے ہیں۔" بات کرنے کے ساتھ اس نے ربیعہ کو آنکھ سے اشارہ کیا۔

"واقعی!" عفرا پہلے حیران ہوئی اور پھر قدرے مطمئن ہو کر چاٹ کی پلیٹ پر جھک گئی "میں خوامخواہ پریشان ہو رہی تھی۔ بس یار! میں کیا کروں مجھے وہم جلدی ہو جاتا ہے۔" اسے اطمینان سے چاٹ سے انصاف کرتا دیکھ کر ربیعہ نے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر شکر ادا کیا۔

"اتنا ہی وہم ہو جاتا ہے تو ٹھیک طرح سے پڑھا کرو۔ دن میں سے چار گھنٹے تم کمپیوٹر کو دے دیتی ہو' بارہ گھنٹے سوتی ہو اور باقی کے گھنٹے فضول بکواس میں ضائع کرتی ہو' پھر پڑھائی کیسے ہو؟"

"کہاں یار! اب تو میں کمپیوٹر یوز ہی نہیں کر رہی۔" اجالا کے لتاڑنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

"بکومت' کل میں چھ بجے آئی تھی تب بھی تم بزی تھیں پھر نو بجے فاطمہ کو بھیجا تو اس نے آکر بتایا۔ باجی کمپیوٹر پر کام کر رہی ہے۔ اب میں گھر جا کر چچی کو بتاؤں نا۔ محترمہ کن خرافات میں مصروف ہیں تو اچھی خاصی طبیعت صاف ہو جائے۔" ربیعہ نے ماتھے پر بل ڈال کر لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر خود ہی اس کی طبیعت صاف کی۔ "تم تو ہو ہی میری دشمن۔" عفرا نے غصے سے ربیعہ کی طرف دیکھا۔

"یہ آج کل تم بادشاہ سلامت کو زیادہ ہی وقت نہیں دے رہیں۔"

"کون بادشاہ سلامت؟" عفرا نے حیرت سے اجالا کو دیکھا۔

"وہی تمہارا کنگ اور کون۔"

"اچھا وہ۔" عفرا نے مسکرا کر منہ بند کر لیا تو وہ دونوں ہی بھرکرید مزہ ہوئیں۔

"تمہارے اس کنگ کا کوئی نام بھی تو ہو گا۔" ربیعہ کے کریدنے والے انداز پر وہ مسکرا کر استہزا سے کھلنے لگی۔

"پتا نہیں اس نے کبھی بتایا نہیں اور میں نے بھی کبھی پوچھا نہیں۔"

"واہ کیا بے نیازی ہے۔" ربیعہ نے ہاتھ جھاڑ کر کرسی سے ٹیک لگالی۔

"تمہارے اور بھی تو نیٹ فرینڈز تھے' پر آج کل صرف اس کنگ کا ذکر سننے کو مل رہا ہے۔"

"ان سے چیٹنگ کرنے کا وقت کم ہی ملتا ہے۔" وہ اب کوئسچن پیپر کو مختلف شکلیں دے رہی تھی۔

"کوئی خاص وجہ؟" اجالا کے سوال پر اس نے غور سے ان دونوں کو دیکھا۔

"مجھے اس کی باتیں اچھی لگتی ہیں' پلیز مجھے اتنے دلچسپ انداز میں گفتگو کرتا ہے کہ دو تین گھنٹے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔"

"کہیں اور چکر تو نہیں؟" اجالا کے شرارتی انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہو بھی سکتا ہے۔"

"ہوں۔" اس کے جواب پر وہ دونوں معنی خیز انداز میں سرہلا کر کھڑی ہو گئیں۔

"چلو اب گھر نہیں چلنا۔ دیر ہو رہی ہے۔" اجالا کے کہنے پر وہ دونوں اپنی اپنی چیزیں سمیٹنے لگیں۔

"اجالا! مجھے سو روپے ادھار دو گی؟" وین سے اترتے ہی عفرا کے مطالبے پر اس کے ساتھ ربیعہ نے بھی حیرت سے اسے دیکھا۔

"بس یار! میری پاکٹ منی ختم ہو گئی ہے۔"

"خدا کو مانو عفرا! ہزار روپے پاکٹ منی لیتی ہو اور آج پندرہ تاریخ ہے۔" ربیعہ نے جلتے ہوئے اسے گھورا۔

"تم چپ رہو۔" وہ دونوں شروع ہو گئیں تو وہ مسکرا کر آگے چلنے لگی عفرا اور ربیعہ کے گھر کے آگے اس کے قدم

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

خود بخود رک گئے۔ اس نے بے ساختہ عفرا کی طرف دیکھا۔ جس نے اپنے چہرے کے تاثرات مزید مظلوموں والے بنا لیے تھے۔ اسے تذبذب میں دیکھ کر ربیعہ جلدی سے بولی۔

"خبردار اجالا! جو تم نے اسے ایک روپیہ بھی دیا۔ مجھے پتا ہے۔ اسے نیٹ کارڈ لینا ہو گا۔ اس کا تو وہ حال ہو گیا ہے جو کسی چرسی کا ہوتا ہے۔"

ربیعہ کی تشبیہ پر اس کی ہنسی نکل گئی جبکہ عفرا نے قہر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں تم سے نہیں مانگ رہی۔"

"اور تمہیں یہ خوش فہمی ہونی بھی نہیں چاہیے کہ میں تمہیں اس فضول کام کے لیے کچھ دوں گی۔"

"یار! پلیز مجھ یتیم پر ترس کھاؤ۔"

"شٹ اپ عفرا!" اجالا نے بے اختیار اسے ٹوکا تو ربیعہ نے ٹھنڈی آہ بھری' جانتی تھی۔ اجالا ہمیشہ اس لفظ پر بلیک میل ہو ہی جاتی تھی "ابھی گھر میں ہیں۔ شام کو لے آؤں گی۔"

"مجھے پتا تھا۔ میری یہ دوست بہت بڑے دل کی ہے' ورنہ ہوتے ہیں کچھ لوگ کنجوس' مکھی چوس' ذلتی پر دھتر۔" اس نے کینہ توز نظروں سے ربیعہ کو دیکھا جس کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"ہم کنجوس ہی ٹھیک ہیں۔ تمہارے اس لعنتی فقیر نام کے کنگ کے لیے میرے پاس فضول روپے نہیں۔"

"خبردار جو تم نے اسے کچھ کہا تو؟" عفرا نے غصے سے ربیعہ کو گھورا۔

"ورنہ کیا کر لو گی؟"

"بتاتی ہوں تمہیں۔" عفرا کے مڑتے ہی ربیعہ اندر کی طرف بھاگی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اپنے گھر کی طرف بڑھنے لگی۔

☼ ☼ ☼

"یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے سوجھتی کیا ہے؟" شائستہ نے قدرے ناگواری سے اپنے لاڈلے بیٹے کو دیکھا۔

"بیٹھے بٹھائے کہاں پچھلے تین ماہ سے باقاعدہ سوچ سمجھ کر حساب کتاب لگا کر یہ بات سوجھی تھی۔" ان کی ناگواری محسوس کر کے وہ کافی ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوا۔

"ہونہہ! حساب کتاب۔" انہوں نے غصے سے سر جھٹکا۔

"امی آپ کو اتنا غصہ کیوں آتا ہے۔ دیکھیں بلکہ محسوس کریں۔ کتنی خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔ ایسے میں تو اچھے اچھوں کے دماغ ٹھکانے لگ جاتے ہیں۔"

"بکواس کرنے سے پہلے سوچ لیا کرو۔ کس سے بات کر رہے ہو۔" انہوں نے اس کے سر پر تھپڑ لگانا چاہا لیکن وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

"میں تو شاید آپ سے مار کھانے اس دنیا میں آیا ہوں۔ مجھے تو اپنے اکلوتے ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔"

"میں تمہاری فضول گوئی سے بالکل بھی متاثر نہیں ہوئی۔" ان کے کہنے پر وہ منہ لٹکا کر پورے کا پورا گھاس پر چت لیٹ گیا۔

"کیا بات ہے فرہاد بھائی! آپ ایسے کیوں لیٹے ہیں؟" ردا جو چائے لے کر آئی تھی۔ اسے گھاس پر لیٹا دیکھ کر حیران ہونے لگی۔

"اپنی پھوپھو سے پوچھو۔" فرہاد کے کہنے پر وہ شائستہ کا منہ دیکھنے لگی۔

"پاگل ہو گیا ہے اور کوئی بات نہیں ہمایوں بھائی اٹھ گئے؟"

"جی ابھی باتھ لے کر آتے ہیں۔ فرہاد بھائی! نیچے سے اٹھیں نا!" ردا کو اس کے نیچے لیٹنے سے سخت الجھن ہو رہی تھی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"جاؤ یار! دیکھو۔ فہد اگر اٹھ گیا ہے تو میچ کھیلتے ہیں' ورنہ پھر میں باہر جا رہا ہوں۔"

وہ بیزاری سے بولا تو ردا خاموشی سے اٹھ گئی جبکہ شائستہ کا دل برا ہونے لگا۔ وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ جب کام اس کی خواہش کے مطابق نہیں ہوتا تھا۔ ناراض ہو جاتا تھا۔

"فرہاد! تم دنیا کے لاڈلے اکلوتے نہیں۔ ردا اور فہد بھی ہیں۔ بے شک میں ان کی پھوپھو ہوں لیکن بالکل تمہاری طرح مجھے عزیز ہیں۔ جیسے میں نے تمہارے لاڈ اٹھائے ہیں ویسے ہی ان دونوں کے بھی۔ فہد چار اور ردا تین سال کی تھی جب نبیلہ بھابھی کی ڈیتھ ہوئی اور دو سال بعد تمہارے پاپا کی ڈیتھ ہو گئی۔ تم تب دس سال کے تھے۔ تب سے لے کر اب تک ہمایوں بھائی میرا سہارا بنے ہوئے ہیں۔ تمہارے پاپا کا کوئی بھی نہیں تھا۔ آج جو تم ہر منہ سے نکلنے والی خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہو اسی لیے ممکن ہے کہ بھیا

نے سب وقت پر سنبھال لیا۔ ورنہ میں بزنس کے بارے میں کیا جانتی تھی۔ اور میں نے کبھی نہیں سمجھا کہ میرا ایک بیٹا ہے۔ میں جانتی ہوں میرے تین بچے ہیں تم فہد اور ردا۔ اس لیے جتنا تمہارا حق ہے۔ اتنا ان کا بھی ہے۔"

شائستہ کے انداز پر وہ سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگا۔ "یہ سب آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں۔ میں جانتا ہوں اور ماموں کے احسان کو مانتا بھی ہوں۔ کیا آپ کو لگتا ہے۔ میں نے ردا اور فہد کو کبھی اپنا نہیں سمجھا۔ یا کبھی میں نے انہیں یہ احساس دلایا ہے' یہ گھر ہمارا ہے' یہ بزنس میرا ہے۔"

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" شائستہ کے جھنجلانے پر اس نے غصے سے سر جھٹکا۔

"چھ سات لاکھ مجھے دینے سے ردا یا فہد کا حق نہیں مارا جائے گا۔"

"میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا۔ تم امریکہ جانا کیوں چاہتے ہو۔ نوکری تم کرنا نہیں چاہتے۔ بزنس ماشاء اللہ بہت اچھا جا رہا ہے اور پھر اس کورس کی ضرورت ہی کیا ہے اور وہ بھی امریکہ جا کر پاکستان میں بھی تم پڑھ سکتے ہو۔"

اس نے گہرا سانس لے کر سامنے دیکھا اور ہمایوں صاحب کو ادھر آتا دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں خود ہی کچھ کر لوں گا۔"

شائستہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھیں لیکن وہ بھی ہمایوں صاحب کو آتا دیکھ کر خاموش ہو گئیں۔

"کیا کہہ رہا تھا؟" ہمایوں صاحب نے بیٹھتے ہی غور سے بہن کی شکل دیکھی۔

"وہی امریکہ جانے کی بات۔"

"پھر؟"

"پھر کچھ نہیں تم نے اسے سمجھایا نہیں۔ اب یہ بچپنا چھوڑے اپنا کاروبار سنبھالے۔"

"فائدہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی ہے۔ اب وہ پوری کر کے چھوڑے گا۔ بہتر یہی ہے کہ وہ خوشی سے جائے۔' بچپن سے تم نے اس کی ہر ضد پوری کر کے اسے ضدی بنا دیا ہے۔ اس طرح اگر کرتا رہا تو کب ذمہ داری سنبھالے گا۔" ہمایوں صاحب کے پریشان انداز پر وہ مسکرائیں۔

"میں جانتی ہوں وہ ضدی اور لاپرواہ ہے پر غیر ذمہ دار نہیں۔ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں۔" شائستہ کے کہنے پر وہ اس کی طرف دیکھنے لگے جو اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگاتا ہوا فہد کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

✡ ✡ ✡

اس نے جھنجلا کر ریسیور کریڈل پر پٹخا۔ ایک گھنٹے سے وہ مسلسل فون کر رہی تھی اور وہ بھی مسلسل انگیج جا رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ تم عفرا اور وہ تمہارا انگیج بھی۔" وہ غصے سے بڑبڑاتی ہوئی قریب رکھے صوفے پر ڈھیر ہو گئی۔ جاوید صاحب نے ٹی وی سے نظر ہٹا کر اپنی بیٹی کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور مسکرا کر ٹی وی آف کر دیا۔

"کیا بات ہے اجالا! ایسے کیوں بیٹھی ہو؟"

"پاپا! یہ عفرا بھی نا..." وہ غصے سے کچھ کہتے ہوئے رک گئی۔

"میں نے اس سے کہا بھی تھا کہ ایم اے ایڈمیشن کے فارم آ گئے ہیں۔ کالج جانا ہے۔ نہ خود فون کیا ہے اور اب میں کر رہی ہوں تو مسلسل بزی جا رہا ہے۔ اوپر سے ربیعہ کا فون بھی خراب ہے۔"

"تو اس میں پریشانی والی کیا بات ہے؟ یہ تین گھر چھوڑ کر ہی تو ان کا گھر ہے۔ خود چلی جاؤ۔"

ان کے مشورے پر اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا اور جھینپی جھینپی مسکراہٹ کے ساتھ ان کا چہرہ دیکھا۔

"مجھے یاد ہی نہیں رہا۔" اس کے شرمندہ انداز پر وہ کھل کر مسکرائے۔

"مجھے پتا تھا غصے اور گھبراہٹ میں میری بیٹی کا دماغ اور آنکھیں کام کرنا بند کر دیتے ہیں۔" ان کے شرارتی انداز پر وہ مسکرا کر کھڑی ہو گئی۔

"اس وقت کہاں جا رہی ہو؟" اندر داخل ہوتی قمر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"عفرا کی طرف۔"

"ٹائم دیکھو۔ مغرب کی اذان ہونے والی ہے۔" قمر کے گھرکنے پر اس نے مدد طلب نظروں سے باپ کو دیکھا۔

"ٹائم کسی غیر کے گھر جانے کے لیے دیکھا جاتا ہے جبکہ وہ اس کا اپنا گھر ہے۔"

"لیکن پھر بھی واپس آتے ہوئے رات ہو جائے گی' اور پھر ہر روز تو جاتی ہو۔ گھر بھی کبھی ٹک کر بیٹھ جایا کرو۔" انہوں نے براہ راست اسے مخاطب کیا تو وہ جلدی سے بولی۔

"مجھے اس سے بہت ضروری بات کرنا ہے۔ اگر دیر ہو گئی تو میں وہیں سو جاؤں گی اور فون کر دوں گی۔" وہ تیزی سے بولتی باہر نکل گئی۔

جبکہ قمر پیچھے سے ہیں ہیں کرتی رہ گئیں۔ عفرا کے گھر آنا اور رہنا اس کے لیے کبھی بھی مسئلہ نہیں رہا تھا۔ وہ نہ صرف اس کے بچپن کی دوست تھی' بلکہ دونوں کی والدائیں آپس میں ماموں زاد بہنیں تھیں۔ جبکہ ربیعہ' عفرا کی چچا زاد۔ وہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتی تھیں۔ اس لیے اس کی جتنی دوستی عفرا کے ساتھ تھی۔ اتنی ہی ربیعہ کے ساتھ بھی ان کا سارا بچپن اکٹھا گزرا تھا۔ کچھ رشتہ داری اور کچھ دوستی کی وجہ سے کبھی وہ دونوں اس کی طرف پائی جاتیں اور کبھی وہ ان کی طرف اسکول سے کالج تک ان تینوں کی تکون کافی مشہور تھی۔ عفرا اور ربیعہ کی فیملی کافی بڑی تھی — عفرا چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔ دو بھائی بڑے دو چھوٹے جبکہ وہ درمیان میں اس کے دو بڑے بھائیوں کی شادیاں ہو چکی تھیں اور پھر ربیعہ چار بہنیں اور ایک بھائی عفرا سے بالکل الٹ' نمبر اس کا بھی وہی تھا تیسرا جبکہ اجالا بالکل اکلوتی تھی۔ لیکن عفرا اور ربیعہ کے ہوتے ہوئے اسے کبھی اکیلے پن کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ان دونوں کا ڈیرا اس کے گھر پر ہی رہتا تھا۔ گیٹ پر ہاتھ رکھتے ہی ہمیشہ کی طرح وہ کھلتا چلا گیا اور بالکل سامنے ربیعہ اپنے چھوٹے بھائی کو سامنے بٹھائے اس کی کلاس لے رہی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی اندر آ گئی۔

"کہاں تھیں تم؟ کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔" اسے دیکھتے ہی وہ انیق کو چھوڑ کر اس کی کلاس لینے کو تیار ہو گئی۔

"مجھے کہاں جانا ہے۔ دو گھنٹے سے فون کر رہی ہوں مسلسل انگیج جا رہا ہے۔"

"کیا؟" ربیعہ چیخ پڑی۔ "کتنی ذلیل ہے یہ عفرا۔ مجھے دو گھنٹے پہلے کہہ رہی تھی' بس پانچ منٹ چلو۔ ذرا اس کا دماغ ٹھیک کریں۔" وہ چپل پاؤں میں پھنساتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

"یار! میرے تو کپڑے بھی ٹیلر کے پاس ہیں اب اتنی شام کو..." اچانک وہ بات کرتے کرتے رک کر انیق کو دیکھنے لگی۔ "انیق میرا پیارا اچھا بھائی جائے گا۔" ربیعہ نے قریب جا کر اسے چمکارا تو اس نے غصے سے ہاتھ جھٹکا۔ "ابھی آپ مجھے کمینہ ذلیل اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔ میں وہی ٹھیک ہوں۔ اپنا کام کسی اور اچھے اور پیارے سے کروا لیں۔" وہ تکا سا جواب دے کر اندر بڑھ گیا۔ جبکہ اجالا محظوظ ہو کر ہنس پڑی تھی۔ ربیعہ نے بے اختیار غصے سے دانت پیسے۔

"کیا خیال ہے۔ دانش بھائی کو فون کروں؟" اجالا نے شرارت سے اس کے منگیتر کا نام لیا۔

"اس کو فون کرنے کے لیے مجھے تمہاری ضرورت نہیں میں خود کر سکتی ہوں۔"

"جی آپ کی بے شرمی کا اندازہ ہے مجھے۔"

"بکو مت!" اجالا کے جواب پر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر عفرا کے پورشن کی طرف بڑھنے لگی۔ دھڑ سے دروازہ کھلنے پر اس کی نظریں بے اختیار دروازے پر گئیں اور ماؤس کی طرف بڑھتا اس کا ہاتھ وہیں ساکت ہو گیا۔

"قسم لے لو میں بس کمپیوٹر بند کرنے والی تھی۔" ان دونوں کو خونخوار انداز میں اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ بے اختیار بولی۔ لیکن تب تک وہ دونوں بیڈ پر پڑے دونوں تکیے ہاتھ میں لے چکی تھیں۔

"یار! سنو۔" وہ مسلسل ہاتھوں سے ان دونوں کو روکنے کی کوشش میں مصروف تھی۔ دروازہ کھلنے پر ان دونوں کے ہاتھ تھم گئے تھے۔

"السلام علیکم بھابھی! کیسی ہیں آپ؟" دروازے میں عفرا کی نادیہ بھابھی کو دیکھ کر سب سے پہلے اجالا مسکرائی تھی۔

"بالکل ٹھیک تم سناؤ۔"

"اللہ کا شکر ہے۔ میں دیکھنے آئی تھی عفرا فارغ ہوئی ہے یا نہیں صبح سے کمرے میں گھسی بیٹھی ہے۔"

"کوئی کام تھا بھابھی؟"

"نہیں کام کیا ہونا ہے بس۔ تم لوگ کمپیوٹر پر آج کل کوئی کام کر رہے ہو؟" نادیہ بھابھی نے براہ راست ان دونوں کو دیکھا تو ان دونوں کی نظریں بے اختیار عفرا پر گئیں جس کا رنگ پل بھر کے لیے متغیر ہوا تھا۔

"جی ہمیں ہی کچھ انفارمیشن چاہیے تھی اور یہ کام ہم نے عفرا کو سونپا ہوا ہے۔" ربیعہ کے ہکلا کر بتانے پر وہ سر ہلا کر مسکرائیں لیکن ان کی شکل سے صاف لگ رہا تھا' وہ مطمئن نہیں ہوئیں۔

"تم لوگوں کے لیے کچھ بھجواتی ہوں۔" وہ ان تینوں پر ایک ایک نظر ڈال کر باہر نکل گئیں تو ان تینوں نے

UrduPhoto.com

بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"آج میں ایک نہ ایک چیز توڑ کر جاؤں گی۔ اب تم بتاؤ کیا؟ کمپیوٹر یا تمہارا سر؟" اجالا نے کڑے تیوریوں کے ساتھ اسے گھورا۔

"تمہارا سر۔" اس کے معصومیت سے کہنے پر ربیعہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور سمجھ میں آنے پر اس کی ہنسی بھی نکل گئی۔

"کیا یار!" وہ ڈھیلے سے انداز میں بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔ "تم جانتی ہو تمہاری بھابھی کتنی شکی عادت کی ہیں لیکن تم بھی انہیں ضرور کوئی نہ کوئی موقع ضرور دیتی ہو۔"

ربیعہ کے لتاڑنے پر اس نے لاپروائی سے سر جھٹکا۔

"ابھی بھی یہ کنگ"۔ ربیعہ نے حیرت سے عفرا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کمپیوٹر کو دیکھا۔

"پچھلے سات ماہ سے مسلسل اس کے ساتھ چیٹ کر رہی ہو۔ خیر ہے نا؟" اجالا کے پوچھنے پر وہ مسکرا کر اس کی طرف مڑی۔

"بتایا تو تھا۔ مجھے اچھا لگتا ہے۔"

"دیکھے بغیر حتیٰ کہ تم اس کا نام بھی نہیں جانتیں۔"

"ہاں اس کے باوجود۔" وہ ایک بار پھر کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوئی تو ربیعہ بھی غور سے اسکرین پر لکھی لائنیں پڑھنے لگی۔

"وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہے؟" اجالا اب اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"پتا نہیں ہمارے درمیان کبھی ایسی بات نہیں ہوئی۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔" وہ اٹھ کر اس کی کرسی کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اچانک ربیعہ کے قہقہے پر ان دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا لطیفہ ہے یار؟" ربیعہ کے ہنسی اب بھی نہیں رک رہی تھی۔

"کنگ نے بھیجا ہے۔" عفرا نے بڑے فخر سے بتایا جیسا سارا کریڈٹ اسی کو جاتا ہو۔

"تم دونوں باتیں کیا کرتے ہو؟" اب ربیعہ اس کی میلز کھولتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"بالکل عام سی اور جیسی تم دونوں سمجھ رہے ہو ویسی تو بالکل بھی نہیں۔" وہ اجالا کو اپنی کرسی کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود کھڑی ہو گئی۔

"کھانا لاؤں۔"

"بالکل میں اور ربیعہ آج تمہارے پاس رکیں گے ہمارا خون تو ابھی بڑی ہے۔ انیق کو ذرا گھر بھیجنا۔ امی کو بتا آئے۔" اجالا کے کہنے پر وہ سہلاتے ہوئے باہر نکل گئی۔

ربیعہ نے گہرا سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ "میں تو کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔"

"سوچا تو میں نے بھی ایسا ہی تھا لیکن عفرا کہہ تو رہی ہے ان کے درمیان ایسی بات نہیں اور ضروری تو نہیں پسند کرنے کا مطلب ہر صورت میں ایک ہی نکلے۔"

"پر عفرا تو شاید اسی طرح کا پسند کرتی ہے۔"

"اگر ایسا ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے۔" اجالا لاپروائی سے کندھے اچکا کر ای ڈیز دیکھنے لگی۔

"ہونے کو تو بڑا کچھ ہو سکتا ہے۔ دیکھتی جاؤ۔" ربیعہ کے پراسرار انداز پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو ٹائپ کر رہی تھی۔

"ربیعہ!" اسکرین پر نظر آتے سوال پر اجالا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"شی!" اسے چپ کرنے کا اشارہ کر کے وہ مزید ٹائپ کرنے لگی۔ ربیعہ کے سوالوں پر دیے جانے والے جوابات اس کی توجہ کھینچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہ دلچسپی سے اسکرین پر ابھرنے والے حروف کو دیکھنے لگی۔

"او تو کنگ کا نام فرہاد ہے۔" ربیعہ نے آنکھیں نکا کر اجالا کو دیکھا۔

"دیکھا پھر جو بات سات ماہ میں عفرا پتا نہیں کر سکی وہ میں نے پانچ منٹ میں کر لی۔" اس نے فرضی کالر جھاڑ کر اپنی ہتھیلی اجالے کے آگے پھیلائی اور اجالا کے ہاتھ مارتے ہی وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔

☼ ☼ ☼

اس نے کوفت سے کمپیوٹر اسکرین کو دیکھا۔ بلیک بیوٹی اسے پانچ منٹ کا انتظار کرنے کو کہہ گئی تھی جبکہ اب دس منٹ سے زیادہ کا وقت گزر گیا تھا۔ اس نے گلاس میں جوس ڈال کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ تبھی اسکرین پر بلیک بیوٹی کا سائن دوبارہ نمودار ہوا۔ اسکرین پر ابھرنے والے سوال کو سرسری انداز میں پڑھنے پر اسے زبردست اچھو لگا۔ اس نے گلا کھنکار کر اپنی جینز کو دیکھا جہاں جوس چھلکا تھا۔ ٹشو سے اسے صاف کر کے اس نے گلاس ٹیبل پر رکھ کر غور سے اسکرین کو دیکھا۔

"آپ مجھ سے ہمیشہ اسپورٹس کی باتیں ہی کیوں کرتے ہیں مجھے اسپورٹس سے کوئی اتنی خاص دلچسپی بھی نہیں ہے۔"

"یہ اسے اچانک کیا ہوا؟" وہ حیرت سے بڑبڑا کر انگلیاں بالوں میں چلانے لگا۔

"ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔" اس کے سوال پر وہ مسکرا کر کی بورڈ کی طرف جھکا۔

"مثلاً"؟

"مثلاً آپ کے بارے میں۔"

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟" اب وہ ٹائپ کر رہا تھا۔

"میرے بارے میں بھی بات ہو گی۔ پہلے آپ اپنے بارے میں بتائیں۔" فرہاد نے خفیف انداز میں بھنوؤں کو جنبش دے کر اس کے سوال کو پڑھا۔

"میرے بارے میں کیا جاننا چاہتی ہو؟"

"سبھی کچھ۔" اب وہ ہنس پڑا تھا۔ "یہ آج اتنے ماہ بعد میرے بارے میں جاننے کا خیال کیوں آیا تمہیں؟" وہ ٹائپ کرتے ہوئے کافی حیران تھا۔

بلیک بیوٹی کو اس نے آج سے تقریباً سات ماہ پہلے اپنی آئی ڈی میں ایڈ کیا تھا۔ بالکل عام سی گفتگو ہوتی تھی لیکن آج تو انداز بہت مختلف تھا لیکن قابلِ توجہ تھا اور دلچسپ بھی۔

"بس آ گیا۔ اب آپ اپنا نام بتائیں گے اور بالکل صحیح۔"

"فرہاد میرا نام ہے اور تمہارا؟"

"پھولن دیوی۔" نام پڑھ کر وہ قہقہہ لگا بیٹھا۔

"اب تم چیٹ کر رہی ہو میں بالکل دیانت داری سے تمہارے سوالوں کے جواب دے رہا ہوں۔"

"میں بھی سیریس ہوں۔ دنیا مجھے پھولن دیوی کے نام سے جانتی ہے۔" ساتھ ہی اسمائل کا سائن ابھرا تھا۔

"انٹرسٹنگ۔" اس نے بولنے کے ساتھ ٹائپ بھی کیا تھا۔

"آج سے پہلے تمہارے اتنے اچھے سینس آف ہیومر کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔"

"آپ کی صحبت کا کمال ہے۔"

"کیا بات ہے؟" وہ جواب پڑھ کر کافی محظوظ ہوا۔

"اچھا محبت کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟" فرہاد نے اب مسکراتے ہوئے کرسی کی بیک سے ٹیک لگائی، کچھ دیر وہ مسکرا کر اسکرین کو دیکھتا رہا اور پھر دوبارہ کی بورڈ پر جھکا۔

"بڑا نیک خیال ہے۔"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے اور شادی؟"

"یہ اب کچھ زیادہ ہی پرسنل نہیں ہو رہا۔"

"یہ تو میرا حق ہے۔" فرہاد ایک لمحے کے لیے حیران رہ گیا۔

"حق۔" اس نے کوئسچن مارک کے ساتھ لکھا تو آگے پھر اسمائل کا سائن آیا تھا۔

"یہ بتائیں آپ دکھتے کیسے ہیں؟" سوال پڑھ کر فرہاد کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"اپنے نام کی طرح۔"

"یہ خوش فہمی ہے یا یقین؟"

"یقین کیونکہ لوگ ایسا کہتے ہیں اور پھر آئینہ بھی تو جھوٹ نہیں بولتا۔"

فرہاد کے جواب پر وہاں سے ہاہا لکھا گیا تھا۔

"او تم کیسی ہو۔ کیا اپنے نام کی طرح؟"

"جی نہیں بالکل اپنے نام کے برعکس۔"

"یعنی نو بیوٹی اونلی بلیکی۔"

"اوہ یس!"

"چاند کی طرح اجلی ہوں میں۔"

"اچھا۔"

"چلیں آپ کے فیوچر پلان کو ڈسکس نہیں کرتے پر اپنی تصویر تو بھیج دیں تاکہ ہم بھی آپ کے حسن کو سراہ سکیں۔ امید ہے۔ اتنے عرصے کی پہچان پر اتنا تو آپ کریں گے۔"

فرہاد کچھ دیر اپنے بائیں ہاتھ پر چہرہ ٹکا کر اسکرین کو دیکھتا رہا، پھر کچھ سوچ کر اپنی پرسنل فائل کھول کر اپنی تصویر سلیکٹ کرنے لگا۔

☼ ☼ ☼

"یہاں بھی مزہ آتا ہے پر جو بات یونیورسٹی کی ہے نا۔ آہا کیا بات ہے اس کی؟" ربیعہ کی ٹھنڈی آہ پر اجالا نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔

"یونیورسٹی جانے والوں کی شکلیں ذرا اور ہوتی ہیں۔"

"کیوں ان کی دم لگی ہوتی ہے۔" ربیعہ نے برا مان کر

UrduPhoto.com

اجالا کو دیکھا۔
"نہیں ان کے نمبر میرٹ کے مطابق ہوتے ہیں۔" اجالا کے سچ بیان کرنے پر وہ برا سا منہ بنا کر گھاس نوچنے لگی۔

"اور یہاں کیا برائی ہے؟" اب عفرا نے ربیعہ کو گھورا تھا۔
"یار! فرسٹ ایئر میں یہاں آئے تھے۔ اب پانچواں سال ہے۔ کچھ تو چینج ہونا چاہیے تھا۔"
ربیعہ کے راگ الاپنے پر وہ دونوں افسوس سے سر ہلا کر دوبارہ اپنی اپنی فائل پر جھک گئیں۔
"ارے یاد آیا ہے۔ تمہیں پتا ہے۔ کنگ کا نام کیا ہے؟" عفرا نے ایک دم یاد آنے پر پرجوش انداز میں سسپنس پھیلانے کی کوشش کی۔ اجالا کی نظریں بے اختیار ربیعہ کی طرف اٹھیں جس کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔
"کیا؟" ان دونوں نے بیک وقت عفرا سے پوچھا۔
"فرہاد!" عفرا نے داد طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔
"بڑا خوب صورت نام ہے۔" ربیعہ کی سنجیدگی دیکھنے لائق تھی۔
"نا صرف اس کا نام خوب صورت ہے بلکہ خود وہ بھی بہت خوب صورت ہے۔" اب ربیعہ کے ساتھ اس کے کان بھی کھڑے ہو گئے۔
"تم نے کہاں دیکھا؟"
"اس نے اپنی تصویر بھیجی تھی۔" اجالا کے استفسار پر شرما کر جواب آیا۔ "کچھ دنوں پہلے اس نے خود ہی اپنا نام بتایا اور تصویر بھیجی۔ کافی عجیب باتیں کر رہا تھا' حالانکہ میں نے ایسا کچھ لکھا ہی نہیں پھر بھی" وہ حیرت سے انہیں بتا رہی تھی' جبکہ ان دونوں کی ہنسی بے قابو ہونے کو تیار تھی۔
"اس دن جب تم لوگ رہنے آئے تھے اس سے اگلے دن......" وہ بے اختیار رک کر ان کا چہرہ دیکھنے لگی اگلے ہی پل اس کا منہ کھلا۔ "تم لوگ۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر ان کی طرف اشارہ کیا تو کب سے رکے ان کے قہقہے بے قابو ہو گئے۔
"کیا لکھا تھا تم لوگوں نے؟" اس نے جارحانہ انداز میں اجالا کا بازو تھاما تو اس نے ہنستے ہوئے ربیعہ کی طرف اشارہ کیا۔
"اس سے پوچھو سارا کیا دھرا اس کا ہے۔"

"کیا بکواس لکھی تھی؟"
"کچھ نہیں بس تھوڑا سا اظہارِ عشق کیا تھا۔"
"ربیعہ! تم تو مری جاؤ ذلیل! میں نے اس لیے تم دونوں کو اپنا پاس ورڈ دیا تھا۔"
"تمہیں شرم نہیں آتی۔"
"نہیں آتی' خود ہی مری جا رہی تھی۔ مجھے اچھا لگتا ہے' اچھا لگتا ہے حالانکہ وہ تمہیں گھاس بھی نہیں ڈالتا تھا۔"
"اور اب میری وجہ سے اس نے تمہیں گھاس ڈال دی ہے تو گدھی کی طرح مجھے دولتی مار رہی ہو۔ میرا احسان مانو۔" ربیعہ کے انداز پر وہ زیر لب مسکراتے ہوئے کتاب پر جھکی تو ربیعہ نے اجالا کو اشارہ کیا۔ "دل ہی دل میں تو لڈو پھوٹ رہے ہوں گے۔" ربیعہ کے گدگدانے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"یار! وہ واقعی اچھا ہے اور جب سے تصویر دیکھی ہے۔ پوچھو مت۔"
"ٹھیک ہے نہیں پوچھتے۔ چلو اٹھو اجالا! وین کا بھی ٹائم ہو رہا ہے۔"
"یار! پوچھ تو لو۔" ربیعہ کے سرسری انداز پر عفرا نے منت سے انہیں دیکھا۔
"تم یہ بتاؤ تم نے ہمیں اتنے دنوں سے بتایا کیوں نہیں کہ اس نے تمہیں تصویر بھیجی ہے۔"
"مجھے یاد تو تھا پر کمپیوٹر خراب تھا۔ سوچا جب صحیح ہو گا خود بتا دوں گی۔" وہ گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے انہیں بتا رہی تھی۔
"کل شام کو کمپیوٹر آ جائے گا' ہائے کل تک کا وقت کیسے گزرے گا؟" اجالا نے عفرا کو دیکھ کر مصنوعی آہ بھری تو عفرا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"یہ تم آج کل کچھ زیادہ ہی ٹھنڈی آہیں نہیں بھرنے لگیں۔"
"موسم کا بھی تو تقاضا ہے نا!"
اجالا نے گرم لو سے بچنے کے لیے چادر مزید ماتھے پر سرکائی جو کچھ زیادہ ہی کھسک کر آنکھوں پر آ گئی۔ اس نے جلدی سے چادر کو پیچھے سرکایا لیکن تب تک وہ کسی سے ٹکرا چکی تھی۔ اس نے چادر سر پر ٹکا کر اپنے آگے چھائے اس بلند قامت شخص کو دیکھا' جو آنکھیں پھاڑے اتنے انہماک سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔ اس نے سٹپٹا کر پہلے اپنے دائیں اور پھر بائیں

UrduPhoto.com

دیکھا وہ بائیں طرف کھڑی ہنس رہی تھیں۔
وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی اور ایک نظر اس پر ڈال کر تیزی سے ان کی طرف مڑی۔
"لگتا ہے گرمی کچھ زیادہ ہی تمہارے دماغ کو چڑھ گئی ہے۔" اس کے قریب پہنچتے ہی ربیعہ نے زیر لب مسکراتے ہوئے شرارت سے اس کے تمتماتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔
"بکواس نہ کرو۔" اس کے کہنے کے ساتھ چور نظروں سے دائیں طرف دیکھا' وہ اب درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ جن نظریں اب بھی اس پر تھیں۔ اس نے گھبرا کر نظریں پھیر لیں۔
"یہ وین آج کہاں مر گئی؟" اس نے جھنجلا کر وین کو کوسا تو ربیعہ کی ہنسی نکل گئی۔
"ویسے آپس کی بات ہے اجالا! بندہ ہے ہینڈسم کیا غضب کی ہائیٹ ہے۔"
"تو تم گھر کے جالے اس سے اتروا لیا کرو۔" ربیعہ کی تعریف پر وہ جل کر بولی۔
"کتنی بدذوق ہو' اتنا ہینڈسم بندہ جالے اتارنے کے لیے ہوتا ہے یا دل پر راج کرنے کے لیے۔" عفرا کے کہنے پر اس نے بے زار نظر ان دونوں پر ڈالی جو اس کی طرف منہ کیے تبصرہ کر رہی تھیں۔ جبکہ وہ اس طرف سے رخ پھیرے کھڑی تھی۔
"تمہیں کیا مصیبت ہے' ضروری تو نہیں تمہارے لیے کھڑا ہو' ہم دونوں بھی تو کھڑے ہیں۔" عفرا کے تیز لہجے کا اثر لیے بغیر اس نے سکون کا سانس لیا۔ جبکہ نظریں قریب آتی وین پر تھیں۔

☼ ☼ ☼

"فرہاد بھائی یہ خوشگوار موڈ ویزا لگنے کی خوشی میں ہے یا کوئی اور چکر ہے۔" فہد نے آنکھیں گھمائیں تو وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔
"بس یار! کیا بتاؤں زندگی بڑی خوب صورت لگ رہی ہے۔"
"لگتا ہے امریکہ جانے سے پہلے آپ کو جولیا رابرٹ نظر آنے لگی ہے۔"
"جولیا رابرٹ کیا چیز ہے؟"
"اوہ! تو یہ بات ہے۔" اس کے کھوئے کھوئے انداز پر

ردا نے ہونٹ سکیڑ کر اسے دیکھا۔ ابھی وہ مزید جواب دینے کے لیے سیدھا ہوا ہی تھا کہ ہمایوں صاحب کو اندر آتا دیکھ کر پھر ڈھیلا پڑ گیا۔
"کیا باتیں ہو رہی ہیں صاحبزادے؟"
"کچھ نہیں ابوجی میں فرہاد بھائی سے کہہ رہا تھا' وہاں جا کر جمعہ کی نماز ضرور پڑھیے گا۔" فہد کی گھبرائی ہوئی آواز پر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔
"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے صحیح تو کہہ رہا ہے۔" ہمایوں صاحب کے سخت انداز پر اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو قابو میں کیا تھا۔
"تیاری ہو گئی تمہاری؟"
"جی!" ہمایوں صاحب کے پوچھنے پر وہ سر ہلا کر بولا۔
"جب ساری تیاری ہو گئی ہے تو سیٹ آگے کیوں کروائی ہے اور ابھی انجم کا فون آیا تھا تم نے ابھی کنفرم بھی نہیں کروائی۔" انہوں نے اس کے دوست کا نام لیا تو وہ سر کھجاتے ہوئے کوئی بہانہ سوچنے لگا۔
"مجھے یہاں ایک ضروری کام تھا۔"
"کیا کام؟" اس کے موبائل کی بپ بجی تو وہ اس جان بخشی پر شکر ادا کرتا تیزی سے باہر نکلا۔

☼ ☼ ☼

یہ پچھلے ایک ہفتے سے کہاں غائب ہو تم؟" اسے دیکھتے ہی نادیہ بھابھی بولیں تو وہ مسکرا کر ان کے قریب بیٹھ گئی۔
"بخار ہو رہا تھا بس اس لیے۔"
"چلو تمہیں تو بخار ہوا تھا' تمہاری دوست کو کیا ہوا ہے؟" نادیہ بھابھی کے مخصوص اگلوائی والے انداز پر وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گئی تب ہی ربیعہ کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔
"کیا ہوا عفرا کو؟"
"یہی تو میں تم سے پوچھنا چاہ رہی ہوں' جب سے ثاقب کا رشتہ آیا ہے تب سے چپ چپ رہتی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا بھی اگر کوئی اور ہے تو مجھے بتا دو۔ میں تمہارے بھائی سے بات کرتی ہوں لیکن مجھے تو وہ اپنی دشمن سمجھتی ہے۔ تم لوگوں سے اسے بڑی محبت ہے ربیعہ نے تو کچھ نہیں بتایا اگر تمہیں پتا ہے تو تم بتا دو۔"
"ایسی تو کوئی بات نہیں بھابھی!" اجالا گھبرا کر بولی۔ "میں دیکھتی ہوں عفرا کو۔" وہ جان چھڑانے کے لیے تیزی سے

وہاں سے اٹھی۔

"خیر ہے بڑا بستر سنبھالا ہوا ہے۔" عفرا کو لیٹا دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ اب بخار کیسا ہے؟"

"ٹھیک ہوں تم سناؤ' یہ بھابھی کون سی نئی کہانی سنا رہی ہیں' یہ ثاقب کو بیٹھے بٹھائے تم سے شادی کی کیوں سوجھی؟"

اجالا نے شرارت سے اس کے کزن کا نام لیا تو وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"یار! تمہاری بھابھی تو اسٹار پلس کی بھابھی لگتی ہیں۔ ہر وقت شک۔" ربیعہ بجتی جھجکتی اندر داخل ہوئی تھی تو اجالا نے پاس پڑا میگزین اٹھالیا۔

اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس کر کے اجالا نے بے اختیار سامنے دیکھا عفرا بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"خیریت ایسے کیوں گھور رہی ہو؟"

"دیکھ رہی ہوں تم کتنی خوب صورت ہو۔"

"ہیں! یہ کیا بات ہوئی؟" اجالا کے قہقہہ لگانے پر ربیعہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ پچھلے کچھ دنوں سے تمہیں اجالا کے نین نقش سے زیادہ ہی دلچسپی ہونے لگی ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری۔"

"مجھے کیا ہونا ہے۔" ربیعہ کے مذاق اڑانے پر وہ اٹھ کر کمپیوٹر کی طرف آئی۔

"نہیں پچھلے ہفتے سے سات دفعہ تم اجالا کی خوب صورت کو خراج تحسین پیش کر چکی ہو۔"

"یہ دیکھو فرہاد کی تصویر۔" عفرا کے کہنے پر ربیعہ جلدی سے اس کی طرف مڑی' جبکہ اجالا بھی اشتیاق سے کمپیوٹر کی طرف بڑھی۔

"واؤ!" ربیعہ نے بے ساختہ کہہ کر اجالا کو دیکھا جو کچھ حیران تھی "اسے کہیں دیکھا ہے۔" اجالا کے آنکھیں سکوڑنے پر ربیعہ نے غور سے اسکرین کو دیکھا۔

"یہ اس دن کالج کے باہر ہی تھا۔"

"ارے!" عفرا کے بتانے پر وہ دونوں بیک وقت بولیں۔

"یہ وہاں کیسے پہنچا؟" ربیعہ کے مشکوک انداز پر عفرا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"مجھ پر شک نہ کرو۔ میں خود حیران ہوئی تھی' جب میں نے پوچھا تو اس نے بتایا۔ وہ وہاں کسی کام سے آیا تھا۔ ہمیں وہاں دیکھ کر وہ بھی حیران ہوا تھا۔"

"ہمیں۔" ربیعہ کے حیران انداز پر وہ بوکھلا کر رہ گئی۔

"اس نے ہمیں پہلے کہاں دیکھا تھا؟"

"تصویر میں۔"

"کون سی تصویر؟" اجالا نے حیرت سے عفرا کو دیکھا۔

"میں نے بھیجی تھی۔" اس نے سر جھکا کر مجرمانہ انداز میں اعتراف کیا۔

"عدنان بھائی کی شادی کی تصویر جس میں ہم تینوں تھے۔"

"پر تمہیں ہماری تصویر بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟" اجالا نے اب غصے سے اسے دیکھا تو وہ اسی طرح سر جھکائے ہونٹ چبانے لگی۔ ربیعہ کو بھی بہت غصہ آیا تھا لیکن اس کی رونے والی صورت دیکھ کر وہ خاموش رہی۔

"وہ امریکہ جا رہا ہے۔" کچھ دیر بعد خاموش کمرے میں عفرا کی بھرائی ہوئی آواز گونجی۔

"تو جانے دو۔" ربیعہ نے غصے سے ہاتھ جھٹک کر کہا تو کچھ دیر کے لیے پھر خاموشی چھا گئی۔

اجالا نے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کے بعد عفرا کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا شاید وہ رو رہی تھی اس نے ربیعہ کا بازو ہلا کر عفرا کی طرف متوجہ کیا۔ وہ دونوں اس کے قریب آ گئیں۔

"تم اس لیے پریشان ہو؟" اس کے پوچھنے پر اس کے آنسوؤں میں روانی آ گئی۔

"تم نے اسے بتایا تم اسے پسند کرتی ہو؟" عفرا نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔" اس کی رندھی ہوئی آواز پر وہ دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر رہ گئیں۔

"تو تم اس کے لیے کیوں رو رہی ہو؟ جانے دو۔ ثاقب ہمارا کزن ہے ہم جانتے ہیں اسے' تمہیں وہ پسند بھی کرتا ہے اور تمہیں کیا چاہیے بس اب یہ بات یہیں دفن کر دو اس طرح ماتمی شکل بنا کر تم نادیہ بھابھی کو اور شک کرنے کا موقع دے رہی ہو۔"

ربیعہ نے کڑے انداز میں اسے سمجھا کر بات ختم کر دی تو اجالا نے اس کا شانہ تھپتھپا کر اسے حوصلہ دیا۔

"وہ ملنا چاہتا ہے۔"

"تو ابھی تم کہہ رہی تھیں۔ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے پھر تم سے کیوں ملنا چاہتا ہے؟"

ربیعہ ایک دم جذباتی ہو کر اس کی طرف مڑی تو وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر زور زور سے رونے لگی' اجالا نے ترحم بھری نظر اس پر ڈال کر اسے اپنے بازو کے حلقے میں لے لیا۔

"وہ اجالا سے ملنا چاہتا ہے۔" عفرا کی آواز پر جہاں اجالا کو کرنٹ لگا تھا' وہیں ربیعہ بھی اپنی جگہ سن کھڑی رہ گئی۔ اجالا ایک دم اس کے قریب سے اٹھ کر ربیعہ کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"مجھ سے کیوں؟" اس کے چہرے کے ساتھ آواز سے بھی خوف نمایاں ہو رہا تھا۔

"وہ سمجھ رہا ہے بلیک بیوٹی کے نام سے تم چیٹنگ کرتی رہی ہو۔ جب میں نے اسے تصویر بھیجی تھی میں نے اسے بتایا تھا میں کون ہوں۔ لیکن کالج کے باہر اس نے ہم تینوں کو پہچان لیا تھا اور تب سے وہ اجالا کو مجھے سمجھ رہا ہے۔" اس کی طرف حیران نظروں سے دیکھتی اجالا کی نظریں اب پانی سے بھرنے لگی تھیں۔

"تم نے اسے بتایا نہیں' تم وہ نہیں ہو۔" ربیعہ سب سے پہلے سکتے سے باہر آئی۔ عفرا کا سر نفی میں ہلا تو پہلی بار اجالا کا دل چاہا اس کا سر پھاڑ دے۔

"تم اس سے مل لو۔" عفرا کی بات پر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اچانک اشتعال کی لہر اس کے پورے وجود میں اٹھی تھی۔

"شٹ اپ عفرا! تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔ "بھاڑ میں جاؤ تم اور وہ تمہارا عاشق۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں کہہ کر باہر نکل گئی' جبکہ ربیعہ ایک ملامت بھری نظر اس پر ڈال کر اجالا کے پیچھے نکل آئی۔

☼ ☼ ☼

باتھ روم سے نکلتے ہی اس کی پہلی نظر اندر داخل ہوتی ربیعہ پر پڑی اس کے پیچھے داخل ہوتی عفرا کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ ہونٹوں میں معدوم ہو کر رہ گئی۔ "اب پلیز تم دونوں اپنا معاملہ کلیئر کرو ہم کسی تیسرے کی وجہ سے اپنی دوستی خراب نہیں کر سکتے۔"

ربیعہ کے کہنے پر اس کی نظریں عفرا کی طرف اٹھیں جو نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"سوری اجالا تم جانتی ہو میں نے یہ سب کچھ کسی بری نیت سے نہیں کیا۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔ بات اس حد تک بڑھ جائے گی' میں تو صرف عام سے انداز میں بات کرتی تھی۔ پتا نہیں ربیعہ نے اس دن کیا لکھا تھا جو وہ۔۔"

عفرا کو نارمل انداز میں دیکھتی ربیعہ اپنی جگہ اچھل ہی پڑی۔

"او پلیز! اب اپنی غلطی مجھ پر مت ڈالو تم نے ہی شور مچا رکھا تھا مجھے پسند ہے۔ میں نے صرف اس کا نام وغیرہ پوچھا تھا۔ اس کے بعد ساری باتیں تم نے کی ہیں' وہ اس حد تک آیا ہے اور وہ تصویر وہ میں نے بھیجی تھی؟" ربیعہ کے کڑے تیوروں کو دیکھ کر وہ بھی جارحانہ انداز میں اس کی طرف مڑی۔

"اس تصویر میں اجالا اکیلی نہیں تھی میں اور تم بھی تھے۔ پلیز! تم لوگ تو لڑنا بند کرو۔" اجالا نے بے چارگی سے ان دونوں کو دیکھا۔

"یقین کرو اجالا! اس نے کبھی بھی تصویر دیکھنے کے بعد مجھ سے ملنے کو نہیں کہا' بس میرا نام پوچھا تھا۔ لیکن میں ٹال دیتی تھی۔ اس دن کالج کے باہر اس نے ہم تینوں کو پہچان لیا تھا اور پتا نہیں کیوں وہ تمہیں ہی بلیک بیوٹی سمجھ رہا تھا۔ پہلے میں خاموش رہی لیکن جب اس نے ملنے کو کہا تب میں نے اسے صاف لفظوں میں بتا دیا کہ وہ غلط سمجھ رہا ہے۔ تم وہ نہیں لیکن اب وہ میری بات ماننے کو تیار نہیں۔" اس نے سر جھکا لیا۔ "وہ بار بار تم سے ملنے کو کہہ رہا ہے۔"

"اب تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟" اجالا نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"تم اس سے ایک بار مل لو۔" اس کے پھر وہی بات دوہرانے پر اس نے ہونٹ بھینچ کر خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔

"میں تمہیں اپنا جواب بتا چکی ہوں۔" وہ سرد لہجے میں کہہ کر اپنے گیلے بال سکھانے لگی۔

"میں بہت پرابلم میں ہوں اجالا! پلیز' صرف تم ہی میری مدد کر سکتی ہو۔ کل تائی امی ثاقب کا پرپوزل لے کر آ رہی ہیں گھر میں سب اکٹھے ہوں گے۔ اگر تم اس سے نہ ملیں تو وہ میرے گھر آ جائے گا۔" ہچکیوں کے درمیان اس نے بڑی مشکل سے بات مکمل کی تھی۔ اجالا حیرت سے اسے

UrduPhoto.com

دیکھنے لگی جبکہ ربیعہ نے بے ساختہ اپنا ماتھا پیٹا۔

"تم اور کیا کیا کر چکی ہو عفرا! ایک دفعہ ہی بک دو' یہ بار بار دھماکے کرکے ہمارا دل دہلانا بند کرو۔"

"میرا فون نمبر اس کے پاس ہے۔"

"تم فون پر بات بھی کرتی رہی ہو؟" ربیعہ کو جھٹکا لگا۔

"نہیں' بس اسے فون نمبر دیا تھا۔ اب میں نے انکار کیا تو وہ کہہ رہا ہے وہ ایڈریس معلوم کرکے خود پہنچ جائے گا۔ وہ اپنی سیٹ کنفرم نہیں کروا رہا ہے۔ میں بہت ڈر گئی ہوں۔ اس لیے میں نے اس سے کل ملنے کا وعدہ کیا ہے۔" وہ ایک بار پھر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی جبکہ وہ دونوں بلنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ ہاتھ سے چہرہ صاف کرتی ہوئی اجالا کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"تم جانتی ہو اجالا! عدنان بھائی کتنے سخت ہیں اور بھابھی وہ تو پہلے ہی مجھ پر شک کرتی ہیں اگر وہ واقعی آگیا تو عدنان بھائی مجھے زندہ گاڑ دیں گے۔ تم صرف ایک بار میری خاطر اس سے مل لو۔ میرا یقین کرو وہ واقعی امریکہ جا رہا ہے۔ پھر دوبارہ کبھی تمہارا اس سے سامنا نہیں ہوگا۔ اگر ایسا کچھ ہوا تو اس کی ذمہ داری میں لیتی ہوں۔ پلیز اجالا! میری خاطر تم مجھے بچالو۔" اس نے اجالا کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے جبکہ وہ فق چہرہ لیے ربیعہ کو دیکھ رہی تھی جو خود تذبذب کی کیفیت میں گھری ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

دو منٹ میں شاید اٹھارویں بار اس نے اپنی عرق آلود پیشانی ٹشو سے صاف کی تھی۔ جبکہ وہ اپنی کانپتی ٹانگوں پر بمشکل کھڑی تھی۔

"پلیز اجالا!" عفرا کی آواز پر اس نے دھندلی ہوتی آنکھوں سے ربیعہ کو دیکھا جو خود پریشان تھی۔ "اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟" اس کی کانپتی آواز پر عفرا نے تھوک نگل کر اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ کالج سے کافی فاصلے پر بنے ایک ریسٹورنٹ کے باہر کھڑے تھے' جہاں فرہاد کو آنا تھا۔

"کوئی نہیں دیکھتا تم بس پانچ منٹ میں آجاؤ' ہم یہیں ہیں۔" ربیعہ نے اسے حوصلہ دیا تو وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر گلاس ڈور کو دیکھنے لگی۔

"تم لوگ بھی چلو۔" اس نے کانپتے ہاتھوں سے ربیعہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامنے کی کوشش کی۔ ریسٹورنٹ کا دروازہ کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے ان کا استقبال کیا لیکن وہ تینوں اس سے بے نیاز متوحش نظروں سے اردگرد دیکھنے لگیں۔

"وہ سامنے۔" عفرا اس کے کان کے پاس منمنائی تو اس کی نظریں بے ساختہ سامنے کی طرف اٹھیں۔ وہ اپنے پورے قد کے ساتھ کھڑا کافی نمایاں ہو رہا تھا' وہ دونوں دروازے کے ساتھ والی ٹیبل پر بیٹھ گئیں تو وہ مرے مرے قدموں سے اس کی طرف بڑھنے لگی۔ جوں جوں فاصلہ سمٹتا جا رہا تھا اس کی ٹانگیں بے جان ہوتی جا رہی تھیں۔

"پلیز۔" گمبھیر آواز پر اس نے چونک کر پلکیں جھپکیں' وہ ٹیبل کے قریب پہنچ چکی تھی اور وہ کرسی کھینچے اس کے بیٹھنے کا منتظر تھا۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر بیٹھ گئی۔ ورنہ شاید اگلے لمحے وہ زمین پر گری ہوتی۔ اپنی گرین فائل ٹیبل پر رکھے اپنا دایاں ہاتھ اور نظریں اس پر جمائے وہ سخت گھبراہٹ کا شکار تھی۔ دل کی دھڑکن اس قدر تیز تھی کہ اسے لگ رہا تھا وہ ابھی باہر نکل آئے گا۔

"پانی پی لو۔" اب اس گمبھیر آواز میں شوخی کی رمق بھی تھی' "ریلیکس ہو جاؤ یار! تم تو اتنا ڈر رہی ہو کہ مجھے خود پر کسی آدم خور کا گمان ہونے لگا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو وہ کانپتے ہاتھوں سے سر پر ٹکے دوپٹے کو مزید ٹھیک کرنے لگی۔

"جس طرح تم منع کر رہی تھیں مجھے لگا تم طوطی نہیں' تم کچھ بولو گی نہیں؟" اسے مسلسل خاموش دیکھ کر وہ پھر بولا۔ "چیٹنگ سے تو مجھے لگا تھا تم بہت بولڈ ہو۔ لیکن اب تو بالکل الٹ نظر آرہا ہے۔ اب تمہارا کیا نام لوں چھوئی موئی یا پھولن دیوی یہی نام بتایا تھا نا تم نے۔" وہ پھر ہنسا تو اب بھی وہ خاموش رہی۔ "چلو پھر یونہی سہی۔" اس کے کہنے پر وہ کچھ دیر تو اپنے ہاتھ کو ہی دیکھتی رہی پھر اس کی خاموشی محسوس کرکے ڈرتے ڈرتے پلکیں اٹھائیں۔ وہ دایاں ہاتھ ٹھوڑی پر جمائے بڑے انہماک سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ جو اتنی مشکل سے اپنے آنسو کو روک پائی تھی' وہ پھر اس کی آنکھوں میں جمع ہونے لگے۔ اس کی فائل کے دوسرے کونے پر ایک مضبوط ہاتھ نمودار ہوا تو اس نے تڑپ کر اپنا ہاتھ فائل پر سے اٹھایا۔ فائل اب کھسک کر دوسری طرف جا چکی تھی۔ جبکہ وہ گھبراہٹ سے زیادہ حیرت کا شکار ہو کر اسے دیکھنے لگی' جو اس کی فائل کھول کر پڑھ رہا تھا۔ اچانک اس نے فائل بند کرکے اسے دیکھا یہ سب اتنی سرعت سے ہوا کہ وہ نظریں بھی نہیں ہٹا پائی۔

"میں تمہاری آواز سننا چاہتا ہوں اجالا!" اس کے سر پر دھماکا ہوا' فائل اٹھانے کا مقصد اس کی سمجھ میں آگیا تھا۔ اس نے خود کو بات کرنے کے لیے تیار کیا' اس طرح اس کے سامنے مزید بیٹھنا اپنا نقصان کروانے کے مترادف تھا۔

"میں...." اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔ بات کرنا پھر اس کے لیے مشکل ہونے لگا۔ "آپ جیسا مجھے سمجھ رہے ہیں میں بالکل ویسی نہیں۔" اس نے بڑی ہمت کرکے یہ لائن بولی تھی' دوسری طرف سے ہلکا سا قہقہہ لگایا گیا تھا۔

"تمہاری آواز بھی تمہاری طرح بہت پیاری ہے۔" اس نے پیاری پر زور دیا تو اس نے اب پوری گردن گھما کر عفرا اور ربیعہ کو دیکھا جو ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھیں۔

"اچھا تمہیں کیا لگتا ہے میں ہمیشہ لڑکیوں کو ریسٹورنٹ میں بلا سکتا ہوں۔ بالکل نہیں۔ میں آج پہلی بار کسی سے مل رہا ہوں اور تمہیں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ میں نے تمہیں کافی پریشان کیا ہے لیکن میری مجبوری تھی۔ میں چار سالوں کے لیے امریکہ جا رہا ہوں اور جانے سے پہلے تم سے ملنا چاہتا تھا۔ سننا چاہتا تھا۔ دیکھنا چاہتا تھا۔" اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ اس کا چہرہ تپنے لگا۔

"میں اب جاؤں؟" وہ جلدی سے بولی تو اس نے فائل اس کے آگے سرکا دی لیکن اس کا ایک سرا اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تم میرا انتظار کرو گی؟"

"جی!" وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی "میں تمہارے لیے واپس آؤں گا اور وہاں بھی تمہارا رہوں گا کیا تم میری بن کر میرا انتظار کرو گی؟" وہ تو قسموں وعدوں پر اتر آیا تھا جبکہ وہ رو دینے کو تھی۔

"اجالا!" اس کے منہ سے اپنا نام اسے بہت عجیب لگا تھا۔ دل چاہا ساری مصلحت پر لعنت بھیج کر بھاگ جائے اگلے ہی پل اپنے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وہ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی نیت شاید وہ بھی بھانپ گیا تھا۔ وہ ایک دم اٹھ کر اس کے سامنے آگیا اور اس پل اس کی روح فنا ہو کر رہ گئی۔ اس نے دائیں طرف دیکھا وہ دونوں اڑے ہوئے رنگوں کے ساتھ کھڑی ہو چکی تھیں۔

"میرا انتظار کرو گی؟" اجالا کی نظریں ذرا کی ذرا اٹھیں اور صرف اس کی سفید ٹی شرٹ کو ہی دیکھ سکیں۔ اپنے سامنے کھڑا شخص اسے ایک مضبوط دیوار کی مانند لگ رہا تھا جیسے سامنے کھڑے ہو کر اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا۔

"وعدہ۔" اس کے بولنے پر اس نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا اور بھاگنے کے انداز میں ریسٹورنٹ کا دروازہ عبور کیا تھا' باہر نکلتے گہرا سانس لے کر اس نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔ ان دونوں کے باہر نکلنے سے پہلے وہ رکشا روک چکی تھی۔

"کیا کہہ رہا تھا؟" شام کو وہ پھر اس کے سر تھیں۔ کیونکہ راستے میں اس نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی اور اب بھی اس میں بولنے کی ذرا سکت نہیں تھی۔

"بولو بھئی۔" ربیعہ نے بے چینی سے اس کا کندھا ہلایا۔

"کچھ نہیں چار سالوں کے لیے امریکہ جا رہا ہے۔"

"اللہ کا شکر ہے۔" ربیعہ نے بے ساختہ شکر ادا کیا۔

"وہ جب ایک دم تمہارے آگے آیا میری تو جان نکل گئی تھی۔"

"میری خود نکل گئی تھی۔" عفرا کے کہنے پر وہ بے ساختہ بولی۔

"کہہ رہا تھا میرا انتظار کرنا۔"

"تم نے کیا کہا؟"

"کیا کہنا تھا سر ہلا دیا۔"

"ٹھیک کیا' ویسے بھی چار سال بہت ہوتے ہیں لوگ چار ماہ میں بھول جاتے ہیں۔ یہ بھی اسے صرف دورہ پڑا تھا۔ بھائی کو میں نے کہہ دیا ہے نمبر چینج کروا دیں۔ ویسے بھی میں نے آئی ڈی بلاک کر دیا ہے۔ نہ میں بات کروں گی اور نہ اب کوئی مسئلہ ہوگا۔"

"بڑی مہربانی تمہاری۔" عفرا کے کہنے پر ربیعہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "اور تم بھی پریشان ہونا بند کرو اور میری منگنی پر آنے کی تیاری کرو۔" عفرا نے اجالا کو بازو کے گھیرے میں لے کر کہا تو وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھنے لگی۔ شروع شروع میں تو وہ کافی پریشان رہی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہ بھی بھول گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

ٹیکسی سے باہر نکلتے ہی اس نے گہری سانس لیتے ہوئے ہوا کو اپنے اندر اتارا۔ ڈرائیور ڈکی سے سامان اتار دیا تھا' جبکہ پچھلی سیٹ پر رکھا بیگ اور ٹرالی وہ خود تھام چکا تھا۔

"سب ویسے کا ویسا ہی ہے۔" دور تک سنسان سڑک

UrduPhoto.com

اور بند گیٹوں کو دیکھ کر اس نے بے ساختہ سوچا تھا۔ ٹیکسی والے کو روپے دے کر جونہی اس نے گیٹ پر ہاتھ رکھا وہ کھلتا چلا گیا۔ وہ باری باری سارے بیگ اندر لانے لگا۔

"فرہاد بھائی!" اپنے نام کی چیخ پر اس نے چونک کر سامنے دیکھا' جہاں ردا کتابوں کا ڈھیر تھامے حیران کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ ہلانے پر جیسے وہ ہوش میں آئی۔

"پھوپھو! ابو' فہد جلدی آئیں دیکھیں کون آیا ہے۔" وہ ایک دم زور زور سے چیخنے لگی تو فرہاد مسکراتے ہوئے گیٹ بند کرنے لگا۔ جب تک وہ برآمدے میں پہنچا' شائستہ کے ساتھ فہد باہر آچکا تھا۔

"میرا بچہ!" اسے دیکھتے ہی شائستہ بے اختیار اس کے گلے لگ گئی تھیں۔ ان سے مل کر وہ سیدھا فہد کے گلے لگا تھا۔

"کیا شور مچا رکھا ہے۔" تب ہی ہمایوں صاحب غصے میں باہر نکلے اور اسے دیکھ کر وہ بھی حیران کھڑے رہ گئے۔

"السلام علیکم ماموں جان!" وہ شرارت سے مسکراتا ہوا ان کے آگے جھکا تو انہوں نے بے ساختہ اسے گلے لگا لیا۔

"ابھی تین دن پہلے تو تم سے بات ہوئی تھی اگر آنا تھا تو بتایا کیوں نہیں؟" اس سے الگ ہوتے ہی وہ اپنے مخصوص انداز میں بولے تو اس نے فہد کو دیکھا۔

"یہ بالکل نہیں بدلے۔"

"تمہارا کیا مطلب ہے تمہاری جدائی میں میں بدل جاتا۔"

"ہونا تو چاہیے تھا۔" وہ زیر لب کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھنے لگا۔

"فرہاد بھائی! آپ تو چار سال بعد آنے والے تھے ابھی تو تین سال بھی نہیں ہوئے۔"

"بس یار! دل ہی نہیں لگا۔" وہ قالین پر لیٹا اطمینان سے کہہ رہا تھا۔

"چائے۔" ردا کی آواز پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"جیتی رہو بیٹا! وہاں تمہاری یہ چائے بڑی یاد آتی تھی۔" اس کی تعریف پر ردا خوش ہو گئی تھی۔

"فرہاد بھائی میری چیزیں لائے ہیں؟"

"سارا بیگ تمہارا ہی تو ہے۔"

"وہ نہیں جو میں نے آپ سے کہا تھا۔"

"او سوری! وہ لسٹ تو جاتے ہی مجھ سے گم ہو گئی تھی۔"

فرہاد کے کہنے پر ردا کی ساری مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔ اسے ناراض دیکھ کر وہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو فرہاد!" شائستہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"جاؤ فہد! بیگ اندر لے آؤ اگر ردا مجھ سے ناراض ہو گئی تو مجھے ساری رات ویسے ہی نیند نہیں آئے گی۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو شائستہ نے بڑے پیار سے اسے اور ردا کو دیکھا تھا۔

☼ ☼ ☼

وہ موسم کی مناسبت سے شلوار سوٹ لینے نکلا تھا۔ لیکن پچھلے آدھے گھنٹے کی خواری کے باوجود اسے کوئی شلوار قمیص پسند نہیں آرہی تھی۔

"اجالا!" کی پکار پر ہینگر کی طرف بڑھتا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا' جبکہ نظریں بے ساختہ اس آواز کی سمت مڑیں اور پھر ساکت ہو گئیں۔ وہ وہی تھی۔ جس سے ملنے کے لیے وہ کب سے بے چین تھا۔ وہ بے اختیار اس کی طرف لپکے گیا ہوش تب آیا جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکل رہی تھی' وہ جلدی سے ہینگر ریک میں لگا کر دروازے کی طرف بھاگا' تب ہی کسی نے اس کا بازو تھاما اور پھر گلے لگ گیا۔ اس افتاد پر وہ تلملا کر رہ گیا۔

"کہاں پاگل سانڈ کی طرح بھاگے جا رہے ہو۔"

"تم فرہاد!" الگ ہوتے ہی حیرت سے اسے دیکھا۔

"تم کب آئے؟" وہ فرہاد سے پوچھ رہا تھا۔

"دو ہفتے ہوئے ہیں۔"

"اور عدیل صاحب آپ یہاں پاکستان میں کیا کر رہے ہیں؟" اس کے طنزیہ لہجے پر وہ ہنسنے لگا۔

"میں ہمیشہ کے لیے نہیں آیا۔ ممی پیچھے پڑی تھیں شادی کر لو سو آ گیا۔ ورنہ تم جانتے ہو مجھے رہنا تو وہیں ہے۔ ورنہ اتنی مشکل سے جو نیشنلٹی لی ہے اس کا اچار ڈالنا ہے۔"

"شادی؟" اس کی لمبی تقریر میں سے فرہاد ایک لفظ پر ہی اٹک کر رہ گیا۔ "کس کی قسمت پھوڑ رہے ہو؟" فرہاد نے مصنوعی دکھ سے اسے دیکھا۔

"لو میرے ساتھ شادی کر کے قسمت پھوٹے گی نہیں بلکہ جاگ جائے گی۔ نیشنلٹی ہولڈر داماد انہیں مل رہا ہے اور کیا چاہیے۔"

"واقعی تمہاری مزید کوالٹی کا انہیں اندازہ جو نہیں ہو گا۔"

"چھوڑو یار!" عدیل نے جلدی سے اس کی بات کاٹی۔ "اور وہ سوزی تمہیں اب بھی بڑا یاد کرتی ہے۔ کتنے بے وقوف تھے تم یار وہ خود تمہارے پیچھے آئی تھی اور تم آگے آگے بھاگتے تھے۔"

"او بھائی! مجھے تو تم معاف رکھو۔" فرہاد نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیے۔ "میں بڑا فرماں بردار سا بندہ ہوں میری پہلے ہی کسی سے کمٹمنٹ ہے اور مجھے شادی بھی اسی سے کرنی ہے۔"

"پتا ہے مجھے وہاں تمہارے ساتھ رہ کر تو کبھی کبھی مجھے لگتا تھا میں واقعی کسی فرہاد کے ساتھ رہ رہا ہوں جس کی شیریں پاکستان میں رہ گئی ہے۔" فرہاد نے اس کی بات پر دل کھول کر قہقہہ لگایا تھا۔

"پھر کب اپنی شادی میں بلا رہے ہو؟"

"جلدی ہی اور یہ کام اور بھی جلد ہو جاتا اگر لفنگے انسان آج تم بیچ میں نہ آئے ہوتے۔" اچانک یاد آنے پر وہ ایک بار پھر دانت پیس کر بولا۔

"چلو غصہ تھوک دو اور یہ میرا کارڈ ہے۔ آج مون ہوٹل میں میری منگنی ہے۔ تمہیں ضرور آنا ہے اور بہانہ مجھے کوئی نہیں سننا۔" اس کا کارڈ لیتے ہوئے عدیل نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

☼ ☼ ☼

شائستہ نے جوں ہی اندر قدم رکھا خوشبوؤں نے ان کا استقبال کیا۔

"کہاں کی تیاری ہے؟" انہوں نے مسکرا کر فرہاد کو دیکھا۔

"وہ امی آپ کو عدیل کے بارے میں بتایا تھا نا میرے ساتھ امریکہ میں روم میٹ تھا اس کی منگنی ہے وہاں جا رہا ہوں۔ کیسا لگ رہا ہوں؟" اس کے پوچھنے پر شائستہ نے مسکرا کر اسے دیکھا جو بلیک شلوار قمیص میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"شلوار قمیص تمہیں سوٹ کرتی ہے۔" وہ ہنس پڑا۔

"بڑی اچھی تعریف کی ہے آپ نے سارا کریڈٹ تو آپ نے شلوار قمیص کو دے دیا۔" اب وہ مسکراتے ہوئے والٹ میں پیسے چیک کر رہا تھا۔

"تم بھی شادی کر لو۔"

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" وہ مسکراتا ہوا آئینے میں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"ردا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" اس کے مسکراتے ہونٹ ایک لمحے میں سکڑے تھے۔ وہ جھٹکے سے ان کی طرف پلٹا۔

"کیا مطلب؟"

"بھئی مطلب یہ کہ مجھے ردا پسند ہے تمہارے لیے۔"

"امی!" وہ حیرت سے بن کھڑا رہ گیا۔

"امی! ردا کو میں نے کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا وہ میری بہن ہے۔" اس کے چہرے کے تاثرات اتنے سنجیدہ تھے کہ وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگیں۔

"کزن ایسے ہی ہوتے ہیں فرہاد! ردا کے بارے میں تم اب سوچ سکتے ہو۔"

"بالکل نہیں امی! میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا۔" اس کے سخت اور دو ٹوک لہجے پر وہ چپ کی چپ رہ گئیں۔ انہوں نے کبھی بھی فرہاد کو اس لہجے میں بات کرتے نہیں سنا تھا' شاید اسے بھی اپنے سخت لہجے کا احساس ہوا تھا وہ گہرا سانس لے کر ان کی طرف بڑھا۔

"سوری۔" اس کے کہنے پر انہوں نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"میں اور تمہارے ماموں ایسا چاہتے ہیں۔"

"انہوں نے آپ سے خود ایسا کہا ہے؟"

"نہیں لیکن میں جانتی ہوں۔" وہ اب پریشان ہو کر ٹہلنے لگا تھا۔

"فرہاد! یہ کوئی پریشانی والی بات تو نہیں۔" اس کے انداز انہیں کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے۔

"آپ نے ردا سے پوچھا؟"

"تم کوئی جواب دو تو میں پھر ردا سے پوچھوں گی نا!"

"ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے بعد میں بات کرتے ہیں۔" وہ انہیں بات کرنے کا موقع دیے بغیر باہر نکل گیا۔ اچانک سارا موڈ غارت ہو گیا تھا۔ اب اس کا عدیل کی طرف جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

"اسے کہاں ڈھونڈوں؟" وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر سامنے دیوار کو دیکھنے لگا۔ اس کا کہیں کوئی نشان نہیں تھا۔ ایک فون نمبر تھا جس پر کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا ای میل ایڈریس تھا جہاں وہ اس عرصے میں میلز کرتا رہا تھا۔ لیکن اس کی ایک بھی میل کا جواب نہیں آیا تھا۔ بس اتنا جانتا

UrduPhoto.com

تھا کہ وہ آج بھی اسی شہر میں ہے۔

"کیا کروں؟" اس نے غصے سے مکا گاڑی کے بونٹ پر دے مارا۔ کچھ دیر بعد وہ ردا کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ارے فرہاد بھائی!" اسے اپنے کمرے کے باہر کھڑا دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"میں اندر آسکتا ہوں؟" اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

"آئیں نا!" ردا حیران ہوتی پیچھے ہٹ گئی۔

"کمرہ اچھا ڈیکوریٹ کیا ہے تم نے۔" کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر اس نے جائزہ لیتے ہوئے کہا تو ردا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔" فرہاد نے بات کرنے کے لیے تمہید باندھی تو وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

"پلیز ردا! تم مجھے غلط نہ سمجھنا اور نہ اسے اپنی انسلٹ سمجھنا۔" ردا کی آنکھوں میں اب الجھن تھی۔ "میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی بہن سمجھا ہے بلکہ بہنوں سے بھی زیادہ۔" ردا کو صرف ایک پل لگا تھا بات سمجھنے میں۔ "جبکہ امی چاہتی ہیں میں تم سے ۔۔۔" وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا رک گیا۔ "میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں ردا! اگر میں کمیں اور کمیٹڈ نہ ہوتا تب بھی میں تمہیں کسی اور رشتے میں قبول نہیں کر سکتا۔" اس نے گہرا سانس لے کر جیسے خود کو پرسکون کیا۔

"فرہاد بھائی میں نے آپ کو بالکل فہد کی طرح سمجھتی ہوں۔ بلکہ آپ تو مجھے فہد سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اس دن پھوپھو نے کچھ بات کی تو تھی۔ تب سے میں خود پریشان تھی۔ اچھا ہوا آپ نے خود بات کرلی ورنہ میں شاید سوچتی رہ جاتی۔" فرہاد اب حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ دل سے آہستہ آہستہ کوئی بوجھ سرک رہا تھا۔

"صرف آپ ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں۔ اب آپ پلیز مجھے غلط مت سمجھیے گا اور نہ ٹیپکل بھائیوں والا رول ادا کر نا۔" اب الجھن میں مبتلا ہونے کی باری فرہاد کی تھی۔

"وہ آپ کے دوست ہیں نجم وہ اپنے گھر والوں کو بھیجنا چاہتے ہیں۔"

"کیا؟" ردا کی بات پوری ہوتے ہی وہ چیخ اٹھا۔

"میں اسے گھر والوں کا خیال رکھنے کو کہہ کر گیا تھا میرے پیچھے وہ یہ کام کرتا رہا ہے۔"

"پلیز فرہاد بھائی! میں نے کہا تھا آپ غلط نہ سمجھنا وہ بالکل صحیح طریقے سے میرا پروپوزل لانا چاہتے ہیں بس آپ سے ڈر رہے تھے۔"

"کیا ڈر ہے؟" فرہاد اب ریلیکس ہو کر بولا تھا۔

"تمہیں پسند ہے؟" ردا کے سر جھکا کر مسکرانے پر وہ کھل کر ہنس پڑا۔ "بے فکر رہو۔ سب تمہاری مرضی کے مطابق ہو گا' ویسے بھی نجم پر میں اتنا یقین کر سکتا ہوں کہ اپنی بہن کا ہاتھ اسے دے سکوں۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو وہ نم آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھنے لگی۔

"آپ بہت اچھے ہیں فرہاد بھائی!"

"جانتا ہوں۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

"بھابھی سے کب ملوا رہے ہیں؟" ردا کی شوخ آواز پر اس کے قدم رک گئے۔

"بہت جلد۔" اس نے مسکرا کر ردا کو دیکھا اور دروازہ عبور کر گیا۔

☆ ☆ ☆

ہاتھوں میں بکے تھامے وہ عدیل کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ چکا تھا اور گیدرنگ بتا رہی تھی وہ ٹھیک جگہ پر پہنچا ہے۔ دلہن اسٹیج کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ مووی والے بڑے مستعد انداز میں فوکس کر رہے تھے۔ وہ عدیل کو دیکھ کر مسکرانے لگا جو پرشوق نظروں سے اپنے ہونے والی منگیتر کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بھی دیکھنے کے لیے آگے بڑھا جو اب اسٹیج پر چڑھ رہی تھی۔ اگلے ہی پل اسے جھٹکا لگا۔

"نہیں۔" اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" اس نے زور سے آنکھیں بھینچیں۔ لیکن چہرہ نہیں بدلا تھا۔ مووی کی تیز روشنی میں وہ جگمگاتا ہوا چہرہ وہی تھا اور اب عدیل نے انگوٹھی پہنانے کو اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ بکے پر اس کی گرفت سخت ہو چکی تھی۔ اس کی نظریں اس چہرے پر جمی تھیں' جہاں مسلسل شرمیلی سی مسکان تھی۔ وہ اس وقت خود کو ایک الاؤ میں دہکتا ہوا محسوس کر رہا تھا' اسے لگا کچھ دیر وہ اور رکا تو سب کچھ بھسم کر دے گا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر جھٹکے سے مڑ کر باہر نکلتا چلا گیا۔ باہر آکر بھی اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا

UrduPhoto.com

اس نے ایک نظر ہاتھ میں تھامے سرخ گلابوں کے بکے کو دیکھا اور اگلے ہی پل پورے زور سے اسے دیوار پر دے مارا وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اگلے ہی پل اس کی گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

"مبارک ہو جناب!" عفرا کی شوخ آواز پر وہ مسکراہٹ بانی البم پر جھک گئی۔

"تصویریں آگئیں۔" جبکہ ربیعہ نے جھپٹنے کے انداز میں اس کے ہاتھ سے البم کھینچی تھی۔ "واؤ اجالا! تمہاری تصویریں تو بہت زبردست آئی ہیں۔ عدیل بھائی بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں۔" ان دونوں کے تبصرے شروع ہو چکے تھے۔ وہ ان کے کھانے پینے کا بندوبست کرنے باہر نکل گئی۔ جب وہ واپس آئی کمرہ ان دونوں کے قہقہوں سے گونج رہا تھا۔

"آہستہ ہنسو ایسا کون سا عجوبہ دیکھ لیا تم لوگوں نے۔"

"یہ تم نے اپنی ہونے والی نندوں اور ساس کو نہیں دیکھا کسی عجوبے سے کم ہیں۔"

"بکو مت۔" اجالا نے ایک نظر تصویر پر ڈال کر مصنوعی غصے سے انہیں ٹوکا تو وہ دونوں پھر ہنس پڑیں۔

"آنٹی سے ابھی تازہ تازہ اطلاع ملی ہے کہ تمہاری ساس کو ارینجمنٹ پسند نہیں آئی تھی۔ ابھی منگنی کو ایک ہفتہ نہیں ہوا اور وہ کھلنا شروع ہو گئیں۔" عفرا کے تبصرے پر اس نے گہرا سانس لیا۔

"اچھا شادی کا کب تک کہہ رہے ہیں؟"

"عدیل کو واپس امریکہ جانا ہے اس لیے وہ لوگ چاہتے ہیں دو ماہ تک شادی ہو جائے۔"

"ہائے اجالا! تم کتنی خوش قسمت ہو' دو ماہ تک شادی ہمیں دیکھو بچپن کی منگنی کے باوجود ابھی تک بیٹھے ہیں۔" ربیعہ کے افسوس بھرے انداز پر عفرا جیسے پھٹ پڑی۔

"تم تو پھر بہتر ہو مجھے دیکھو ایک سال سے نکاح کروا کر بیٹھی ہوں۔" عفرا کے انداز پر وہ دونوں ہنس پڑیں۔

"تو اسے کس نے کہا تھا؟ تمہارک جا بیٹھے۔"

"اب ثاقب کو الہام نہیں ہوتے۔" وہ ان کے ہنسنے پر جل بھن کر بولی۔

"ویسے یار! مجھے تمہاری ساس پسند نہیں آئیں۔" ربیعہ نے تصویر دیکھ کر ایک بار پھر تبصرہ کیا۔

"کیا فرق پڑتا ہے عدیل تو اچھے ہیں نا!"

"اچھا۔" ان دونوں نے اچھا کو لمبا کھینچا تھا۔ "یہ تمہیں کب پتا چلا۔"

"کل سمیرا سے بات ہو رہی تھی تو عدیل سے بھی ہوئی۔"

"کیا؟" وہ دونوں چیخیں۔

"کیا یار! صرف سلام دعا پایا آ گئے تھے اس لیے میں نے فون بند کر دیا۔"

"اچھا اس کا مطلب ہے ٹیلی فونک کا رابطہ چلے گا۔"

"ہو سکتا ہے۔" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

☆ ☆ ☆

وہ بیڈ پر اوندھا لیٹا تھا' جب اس کے سیل فون کی بیپ بجی اس نے بیزاری سے فون اٹھایا۔ لیکن اسکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر اس کی بیزاری غصے میں بدل گئی۔ اس نے فون پرے دھکیل دیا۔ لیکن مسلسل بجتی بیل اسے دماغ پر کسی ہتھوڑے کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے فون آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"کہاں گم ہو تم؟ کب سے فون کر رہا ہوں اور تم منگنی پر کیوں نہیں آئے؟" اس کے ہیلو کہتے ہی دوسری طرف سے عدیل کی چہکتی ہوئی آواز آئی تو فرہاد بمشکل کہہ سکا۔

"بس کچھ طبیعت خراب تھی تم سناؤ۔" جواباً دوسری طرف سے ٹھنڈی آہ بھری گئی۔ "کچھ خاص نہیں یار! ماما اور سمیرا میری فیانسی کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہیں میرا بھی اتنا موڈ تھا لیکن ماما نے منع کر دیا۔" فرہاد ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کہاں سے شاپنگ کر رہی ہیں آنٹی؟" اب کے اس کا لہجہ میٹھا تھا۔

"یہ لبنیٰ مارکیٹ تک گئے ہیں۔"

"او۔" اس نے یکدم جیسے کوئی فیصلہ کیا۔ اور پھر ادھر اُدھر کی دو تین باتوں کے بعد اس نے فون بند کر دیا اور اب پورے بیس منٹ بعد وہ لبنیٰ مارکیٹ میں کھڑا تھا۔

"اجالا! تم یہاں دیکھو اگر کوئی ڈریس پسند آتا ہے تو مجھے بتاؤ میں دوسری سائیڈ پر دیکھتی ہوں۔" سمیرا کے کہنے پر وہ مسکرا کر ہینگر میں لٹکے کپڑے دیکھنے لگی۔ نیلا سوٹ اسے پسند آیا تھا لیکن اس کی قیمت دیکھ کر اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اپنے قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی اس نے

وزدیدہ نظروں سے دیکھا۔ پاس کھڑا وجود بلند قامت تھا۔ اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا تو وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنے لگی۔ لیکن اسے مسلسل اپنے پیچھے محسوس کر کے اسے اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ اس نے اپنے اردگرد کا جائزہ لیا۔ آس پاس کوئی نہیں تھا وہ واپس جانے کے لیے مڑی تو دھک سے رہ گئی۔ اس چہرے کو پہچاننے میں اسے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا۔

"پہچانا؟" مقابل کا لہجہ آنچ دیتا ہوا تھا وہ جھلس کر رہ گئی۔ اس کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں صاف بتا رہی تھیں۔ وہ پہچان چکی ہے۔

"میں آپ کو نہیں جانتی۔" بڑی مشکل سے اس کے حلق سے کانپتی ہوئی آواز برآمد ہوئی تھی تو وہ طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔

"بڑی کمزور یادداشت ہے تمہاری' او سوری تمہاری منگنی کی مبارک باد تو دی ہی نہیں میں نے تمہیں۔" اجالا روہانسی ہو کر اردگرد دیکھنے لگی۔ اس طرف آتی' دو خواتین کو دیکھ کر اچانک اس میں حوصلہ پیدا ہوا تھا۔

"راستہ چھوڑیں میرا میں نے کہا نا میں آپ کو نہیں جانتی۔" اس کے تیز لہجے پر وہ لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے' فرہاد نے مڑ کر پیچھے دیکھا اور ایک سلگتی ہوئی نظر اس پر ڈال کر واپس مڑ گیا جبکہ وہ کتنی دیر تک ساکت کھڑے ہو کر اپنے حواس بحال کرتی رہی۔

"کوئی ڈریس پسند آیا؟" سمیرا نے اس کے قریب آ کر پوچھا تو وہ خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی "کیا ہوا اتنی پیلی کیوں ہو رہی ہو؟"

"پتا نہیں چکر آ رہے ہیں گھر چلیں۔" اس کی گھبرائی ہوئی آواز پر سمیرا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ اندر آئیں نا!" گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے ان لوگوں کو اندر آنے کی دعوت دی تھی "آج تو دیر ہو گئی ہے اگلی دفعہ آئیں گے۔" سمیرا کے مسکرانے پر وہ بھی مسکرا دی۔ اپنی گھبراہٹ میں اس نے کچھ فاصلے پر کھڑی سفید مرگلہ پر غور ہی نہیں کیا جو مارکیٹ سے ان کے پیچھے لگی تھی۔

☆ ☆ ☆

وہ تینوں اپنی جگہ بالکل خاموش بیٹھی تھیں۔

"اس نے تو کہا تھا وہ چار سال بعد آئے گا۔" سب سے پہلے ربیعہ نے خاموشی کو توڑا تھا۔

"سب سے حیرانی والی بات یہ ہے کہ وہ تم تک پہنچا کیسے اور اسے تمہاری منگنی کا کیسے پتا چلا؟" عفرا کے حیران انداز پر وہ پرسوچ انداز میں فرش کو گھورتی رہی' جو خود اس بات پر حیران تھی۔

"کم آن اجالا! اب اتنی پریشانی والی بھی کوئی بات نہیں!" ربیعہ نے اٹھ کر اسے بازو کے گھیرے میں لیا تو اس نے پریشانی سے سر ہلایا۔

"ربیعہ! میں تمہیں بتا نہیں سکتی اس وقت اس کا چہرہ کیسا ہو رہا تھا جیسے..." اس نے ایک دم جھرجھری لی "اگر وہ پبلک پلیس میں نہ ہوتا تو پتا نہیں کیا کر دیتا مجھے۔ بہت ڈر لگ رہا ہے۔" اس کا لہجہ بھرایا تو ربیعہ نے اپنا گھیر مزید تنگ کر لیا۔

"پاگل ہو تم اجالا! کچھ نہیں ہو گا آج اس بات کو اتنے دن ہو گئے ہیں کچھ ہوا نہیں نا' اب تم بھی اس بات کو سر پر سوار مت کرو۔ ایسا کرتے ہیں کل شاپنگ پر چلتے ہیں تمہارا موڈ بھی اچھا ہو جائے گا۔" عفرا نے اس کا گال تھپتھپایا تو وہ پھیکے سے انداز میں مسکرا دی۔

☆ ☆ ☆

"اتنی دھوپ میں بھی تم لوگوں کو چین نہیں۔" انہوں نے غصے سے جوتے کے اسٹریپ بند کرتی اجالا کو دیکھا۔

"اب جاؤ گی کیسے وہ دونوں تو نکل گئی ہیں۔"

"مجھے پتا ہے وہ کون سی دکان پر ہوں گی۔ میں یہاں سے رکشا لوں گی۔"

"اکیلی جاؤ گی؟"

"ظاہری بات ہے۔" وہ جلدی سے پرس اٹھا کر باہر کی طرف بھاگی تھی۔ پچھلے دس منٹ سے وہ سڑک پر کھڑی تھی اور دور دور تک کسی رکشے کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ گرم لو کے تھپیڑوں نے ویسے ہی آدھا منہ جھلسا دیا تھا' اور پیچھے سے سائیڈ پر کھڑے فضول لڑکوں کا گروپ وہ اچھی خاصی کوفت کا شکار ہو رہی تھی۔ آخر کار اس نے ٹیکسی میں بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا جو کب سے دائیں طرف کھڑی تھی۔

"انار کلی!" اس کے بیٹھتے ہی ٹیکسی اسٹارٹ ہو گئی تھی اس نے مڑ کر دیکھا وہ لڑکے اب بھی وہی کھڑے تھے۔

"بد تمیز۔" وہ بڑبڑا کر رہ گئی۔ تب ہی اسے یاد آیا کرائے کی بات تو اس نے کی ہی نہیں۔

"چلو اتر کر کر لوں گی۔" خود ہی سوچ کر وہ مطمئن ہوئی۔ لیکن ٹیکسی کی حد درجہ تیز رفتاری پر وہ کچھ پریشان ہو کر باہر دیکھنے لگی۔ لیکن جب ٹیکسی انجانے راستوں پر دوڑنے کے بعد غیر آباد اور سنسان علاقے میں داخل ہوئی تو وہ جیسے ہوش میں آ گئی۔

"یہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟" اس کے چیخنے پر مطلق کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"ٹیکسی روکیں۔" اب کے اس کی آواز بھرا گئی تھی۔ وہ ابھی ٹیکسی کا دروازہ کھولنے والی تھی۔ جب ٹیکسی جھٹکے سے رک گئی۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دیکھا لیکن وہ شخص باہر نکل چکا تھا۔ وہ ابھی سنبھلی بھی نہیں تھی' جب اس کی طرف دروازہ کھلا اور جس شخص کا چہرہ اس کے سامنے آیا تھا' وہ ہلنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

"نیچے اترنے کی زحمت کریں گی آپ؟" اس کے طنزیہ انداز پر وہ اپنے حواسوں میں واپس آ گئی۔

"بالکل نہیں۔"

"مرضی ہے تمہاری۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو وہ تیزی سے دوسرے دروازے کی طرف بڑھنے لگی کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔" وہ پورا زور لگا کر اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی' لیکن اس لمبے چوڑے شخص پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"ہاتھ چھوڑیں ورنہ میں شور مچا دوں گی۔"

"شوق سے۔" وہ اطمینان سے بولا۔ جبکہ آگے کا سوچ سوچ کر اس کی سانسیں رک رہی تھیں۔

"کیوں لائے ہیں آپ مجھے یہاں۔" اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔

"تمہاری کمزور یادداشت کا علاج کرنے۔" وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی لیکن وہ لاکڈ تھا۔

"کوئی فائدہ نہیں۔ یہ دروازہ میری مرضی سے کھلے گا۔"

"مجھے گھر جانا ہے۔" اس کے آنسوؤں میں اب روانی آ گئی تھی۔

"آرام سے بات کرتے ہیں۔" اس دن کے برعکس آج وہ کافی پرسکون لگ رہا تھا۔

"پہچانا مجھے!" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو اس کا سر اثبات میں ہلا۔

"میرا نام یاد ہے؟" اس کے اگلے سوال پر اس نے سر جھکا دیا تو آنسو قطرہ قطرہ اس کی گود میں گرنے لگے۔ "چلو کوئی بات نہیں' آج کے بعد نہیں بھولو گی۔ بلکہ مجھے یقین ہے میرے نام کے علاوہ تمہیں کوئی اور نام یاد رہے گا بھی نہیں۔" جبکہ اس کی سوئی آج کے بعد پر اٹک کر رہ گئی۔

"میں تم سے ایک وعدہ لے کر گیا تھا' وہ بھی تمہیں یاد ہے کہ یاد کرواؤں۔" اور اس لمحے اجالا ہر بات بھول گئی تھی۔ صرف یاد تھا تو اپنی عزت کی حفاظت۔

"میں نے آپ سے تب بھی کہا تھا آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں نے آپ سے کبھی چیٹ نہیں کی' آپ سے چیٹنگ میری کزن کرتی تھی۔ مجھے تو پتا بھی نہیں آپ کی اس سے کیا بات ہوتی تھی۔ جب آپ نے اس سے ملنے کو کہا تو وہ ڈر گئی تھی کہ آپ اس کے گھر نہ پہنچ جائیں اس نے کہا کہ میں آپ سے مل لوں' آپ امریکہ جا رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ بھول جائیں گے میں اس کے کہنے پر ملی تھی میں آپ کو نہیں جانتی۔" وہ جلدی جلدی بولتی چلی گئی۔ جبکہ اس دوران وہ اس پر نظریں جمائے پوری توجہ سے اسے سن رہا تھا۔

"یہ بات اس دن تم مجھے بتا سکتی تھیں۔"

"میں بھی ڈر گئی تھی۔" وہ اب آرام سے بولی۔ شاید اس کے ٹھنڈے لہجے کا کمال تھا۔

"میں چیٹ کی بات نہیں کر رہا مجھ سے وعدہ تم نے کیا تھا نا؟" اجالا نے کوئی جواب دینے کے بجائے سر جھکا لیا۔

"وعدہ تم نے کیا تھا نا؟" اچانک اس نے درمیان میں پڑا پیپسی کا خالی ٹن اٹھا کر باہر پھینکا۔ اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی بے ساختہ چیخ کو روکا تھا۔

"مجھے نہیں یاد چیٹنگ میں کیا تھا۔ مجھے صرف تمہاری شکل یاد تھی اور وہ ملاقات' جو میں نے امریکہ جانے سے پہلے تم سے کی' نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں۔"

"پورا ایک سال ایک ماہ دو ہفتے تین منٹ ترپن سیکنڈ میں نے تمہیں سوچا ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا میں تمہارا بن کر جا رہا ہوں۔ میں تمہارا بن کر رہوں گا اور تم' تم نے منگنی کروالی تمہارے لیے میں وقت سے پہلے آ گیا مجھے لگا۔ تم لڑکی ہو تمہاری مجبوریاں ہوں گی۔ تمہیں باؤنڈ کر کے

UrduPhoto.com

"میں نے اچھا نہیں کیا اور تم؟" اس نے زور سے کہا تو اجالا نے آنکھیں بند کر لیں۔

"میری اتنی محبت کا جواب ایک دھوکا' کم از کم میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔" وہ سیدھا ہوا۔ "میں نے پہلی بار کسی لڑکی سے محبت کی اور وہ بھی پوری ایمانداری سے اور تم اور تمہاری دوستوں نے مجھے بے وقوف بنایا۔ تم لوگوں کو لگا میں فلرٹی ہوں۔ جو دنیا کے کاموں میں مصروف ہو کر تمہیں بھول جاؤں گا۔" خود کلامی کر رہا تھا۔ جبکہ وہ برستی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس نے رک کر گہری نظر اجالا پر ڈالی تو وہ اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی۔ وہ کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ موجودہ فاصلہ صرف ایک قدم کا رہ گیا۔

"اب تم بتاؤ' اس وعدہ خلافی کی کیا سزا ہونی چاہیے کیا کروں تمہارے ساتھ؟" وہ جھک کر اس کی جھکی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔ اسے سارا کمرہ چکراتا محسوس ہو رہا تھا۔ دل کو جو دھڑکا لگا تھا وہ بے جا نہیں تھا۔ کسی لمحے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ نظریں اٹھانے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی۔ اس کی مسلسل خاموشی پر وہ اکتا کر بولا "بولو کیا کروں" وہ یکدم چلایا تو وہ کانپ اٹھی۔

"مجھے گھر جانا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" اجالا نے جھٹکے سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ "میرے پاس تمہارے لیے دو آپشن ہیں جس میں سے ایک تمہیں ہر صورت میں قبول کرنا ہے۔ پہلا آپشن تم ابھی اور اسی وقت مجھ سے نکاح کرو گی؟" کچھ دیر کے لیے تو وہ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی۔

"نہیں۔" کافی دیر بعد اس کے منہ سے نکلا "میں ایسا نہیں کر سکتی۔" وہ تھوک نگل کر بولی تو فرہاد نے بھنوؤں کو جنبش دی۔

"جیسی تمہاری مرضی میں نے تمہیں آسان آپشن دیا تھا ایک اور آپشن بھی ہے میرے پاس تمہیں پسند تو نہیں آئے گا لیکن مجبوری ہے۔ میں اپنی بے عزتی معاف نہیں کر سکتا چلو اٹھو۔" فرہاد نے اس کا بازو کھینچ کر اسے کھڑا کیا۔

"کہاں؟" اس کے جارحانہ انداز پر وہ سہم کر بولی۔

"کیا ہوا؟ اٹھا کر لے جاؤں۔" وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تو وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر بلند آواز میں رونے لگی۔

"مجھے معاف کر دیں۔"

"معاف کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔ فیصلے کا اختیار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ شام ہونے والی ہے۔ دیر کرو گی تو تمہارا ہی نقصان ہو گا۔"

تھوڑی دیر بعد بولا۔

"پھر کیا سوچا؟"

"میرا خیال ہے تمہیں پہلا والا آپشن ٹھیک لگا ہے۔" وہ مسکراتا ہوا جھک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ "نکاح نامہ ساتھ لایا ہوں۔ فل کر دیا ہے۔ تمہارے بارے میں ساری انفارمیشن ہے' میرے پاس' پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتی ہو۔" اس نے پیپر آگے بڑھائے مگر وہ بدستور زمین کو گھورتی رہی۔ "یہاں سائن کرو۔" اس نے ایک جگہ انگلی رکھی تو اس نے ڈبڈبائی نظروں سے پورے صفحے پر پھیلے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور بے جان ہوتے ہاتھوں سے سائن کر دیے۔ دوسرا اور پھر تیسرا وہ بالکل خالی الذہن تھی جہاں جہاں وہ انگلی رکھتا جا رہا تھا' وہ اپنا نام گھسیٹتی جا رہی تھی۔ "مولوی صاحب کا انتظام اتنی جلدی ممکن نہیں تھا۔ پر فکر مت کرو کل کورٹ میں یہ نکاح نامہ جمع کروا دوں گا' مولوی اور گواہوں کے دستخط سمیت اور اب...." وہ اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا... "تم میری ہو۔ اجالا اچھی طرح دماغ میں بٹھا لو اور مجھے امید ہے اب یہ بات تم کبھی نہیں بھولو گی۔" وہ دونوں ہاتھ فرش پر ٹکائے ٹانگیں سیدھی کر کے بہت ریلیکس اور خوشگوار موڈ میں نظر آ رہا تھا۔

"چلو تمہیں گھر چھوڑ آؤں۔" وہ ابھی تک سکتے کی کیفیت میں بیٹھی تھی۔

"اوہ۔" ٹیکسی اسٹارٹ کر کے بولا۔ "دیکھو تمہاری خاطر مجھے کیا کیا بننا پڑ رہا ہے۔ اس دن مارکیٹ سے تمہارے گھر تک پیچھا کیا۔ پھر پانچ دن ٹیکسی ڈرائیور بن کر کھڑا رہا کہ کبھی تو تم باہر نکلو گی اور آج دیکھو قسمت نے میرا ساتھ دے ہی دیا۔" وہ بڑے مگن انداز میں ڈرائیو کرتا ہوا اسے بتا رہا تھا۔ "تم بولتی بہت کم ہو اجالا! خیر میرے ساتھ رہو گی تو بولنے کے ساتھ ہنسنا بھی سیکھ جاؤ گی۔ آخر کو عمر بھر کا رشتہ بن چکا ہے۔" اس نے ذرا سا گردن گھما کر اسے دیکھا جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ گھر سے کچھ دور اس نے گاڑی روک دی تھی۔ اجالا نے آنکھیں صاف کر کے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا' جب اس کا

وہاں ہاتھ اس کی گرفت میں آیا تھا۔ اس نے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھا' "بہت تکلیف ہو رہی ہے نا؟ تمہاری وعدہ خلافی اور تمہاری بے نیازی نے اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی ہے مجھے۔ یہ تمہاری منگنی کی انگوٹھی ہے؟" اچانک اس کی نظر انگوٹھی پر پڑی تو اس کی پیشانی پر بل نمایاں ہونے لگے۔ اجالا نے گھبرا کر ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن اس نے گرفت مضبوط کر لی اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار چکا تھا۔ "آئندہ میں اسے تمہارے ہاتھ میں نہ دیکھوں۔" اس نے غصے سے بولتے ہوئے انگوٹھی اس کی طرف بڑھائی' وہ انگوٹھی تھام کر اس کی طرف دیکھے بغیر تیزی سے باہر نکلی اور آگے بڑھتی چلی گئی۔

☼ ☼ ☼

"کتنی بدتمیز ہو اجالا! وہاں ہم ڈیڑھ گھنٹے خوار ہوتے رہے اور تم کہاں گئی تھیں؟" ربیعہ اندر داخل ہوتے ہی غصے سے بولی۔ "اور آنٹی کو بتانے سے کیوں منع کیا کہیں عدیل بھائی سے تو ملنے نہیں چلی گئی تھیں۔" عفرا کی چہکتی آواز پر اس نے جھٹکے سے اپنا سر گھٹنوں سے اٹھایا۔

"کیا ہوا؟" اس کی حالت دیکھ کر وہ دونوں اپنی جگہ ٹھٹک گئیں' اس کا چہرہ اور آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو رہے تھے۔ وہ تیزی سے اٹھی اگلے ہی پل اس نے کھینچ کر تھپڑ عفرا کے منہ پر دے مارا' پھر دوسرا' تیسرا چوتھا۔ عفرا اتنی شاکڈ ہوئی تھی کہ اپنے بچاؤ کے لیے وہ اس کا ہاتھ بھی نہیں پکڑ سکی۔ تھپڑ مارنے کے بعد وہ خود ہی زور زور سے روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔ سب سے پہلے ربیعہ کو ہوش آیا تو وہ جلدی سے اجالا کی طرف جھکی' جو دونوں ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے اجالا؟" اس کے ہاتھ ہٹانے پر اجالا نے تیزی سے اس کے ہاتھ جھٹکے تو اس نے پریشانی سے عفرا کو دیکھا' جو لال چہرہ لیے ساکت کھڑی تھی۔

"اجالا! پلیز کچھ تو بولو۔" ربیعہ نے اب اسے پچکارتے ہوئے نرمی سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔

"ربیعہ! اس کی وجہ سے آج میں برباد ہو گئی۔"

"ہوا کیا ہے؟"

"اس نے مجھ سے پیپر سائن کروا لیا ہے اب بلیک میل کرے گا۔" سسکیوں کے درمیان وہ بمشکل بولی تھی۔

"کس نے؟" ربیعہ کو خود اپنی آواز کانپتی محسوس ہوئی تھی۔

"فرہاد!" وہ پھر رونے لگی تو ربیعہ اپنے بے جان ہوتے وجود کے ساتھ وہیں بیٹھ گئی۔

"پوچھو اس سے کون سی دشمنی نکالی ہے مجھ سے' میں نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا۔ اس کی عزت کی خاطر میں نے اپنی عزت کی پروا نہیں کی تھی۔ اس نے کہا تھا وہ دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ ایسے لڑکے فلرٹی ہوتے ہیں سب بھول جاتے ہیں۔" وہ عفرا کو دیکھتے ہوئے چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔ "نہیں بھولا وہ کچھ نہیں بھولا۔" اچانک اس کا لہجہ دھیما ہو گیا۔ وہ ربیعہ کو دیکھنے لگی' "وہ کہہ رہا تھا' میں نے اسے بے وقوف بنایا اس کی محبت کا مذاق اڑایا ہے۔ اس نے اپنی بے عزتی کا بدلہ لیا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ امی پاپا کو کیسے بتاؤں اور کیا بتاؤں کیسے میں سب کو فیس کروں گی۔" وہ اب ربیعہ کی گود میں سر رکھے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔ ربیعہ نے برستی آنکھوں سے عفرا کو دیکھا جو فق چہرہ لیے دیوار کے ساتھ لگی کانپ رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

"تم کب آئیں؟" ربیعہ کو دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی۔

"ابھی آئی ہوں' تم تیار نہیں ہوئیں آنٹی بتا رہی تھیں تمہاری نندیں تم سے ملنے آ رہی ہیں۔"

"میرا بالکل موڈ نہیں ربیعہ! امی کو کہو انہیں منع کر دیں۔" وہ بیزاری سے کہہ کر پھر لیٹ گئی اور چادر سے منہ ڈھانپ لیا۔

"کیا مسئلہ ہے اجالا؟" ربیعہ نے کھینچ کر چادر اس کے اوپر سے اتاری تھی۔

"تمہیں نہیں پتا؟" اس کے پھاڑ کھانے والے انداز پر وہ برا مانے بغیر اس کے قریب بیٹھ گئی۔

"جو ہوا' وہ بس ہم تینوں کو معلوم ہے ابھی کسی اور کو نہ پتا ہے اور نہ ابھی بتانے کی ضرورت ہے۔ اگر تم اس طرح بی ہیو کرو گی تو سب کو شک ہو سکتا ہے۔ اب اتنے دن سے تم سر جھاڑ منہ پہاڑ کمرے میں بند ہو۔ آنٹی نے مجھے بلوا بھیجا ہے کہ تم سے پوچھو کیا مسئلہ ہے تم جانتی ہو انکل آنٹی تمہارے بارے میں کتنے حساس ہیں تم اس طرح انہیں پریشان کر رہی ہو۔"

"تو کیا کروں ربیعہ! تم خود بتاؤ۔" وہ نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھنے لگی۔

UrduPhoto.com

"میں یہ نہیں کہتی کہ جو ہوا صحیح ہوا' بے شک بہت غلط ہوا۔ پتا چلنے پر طوفان آسکتا ہے۔ لیکن فی الحال جب تک سب ہمارے بس میں ہے تم کم از کم خود کو نارمل رکھنے کی کوشش تو کر سکتی ہو نا اور ایک بات۔" اب اس نے اجالا کے ہاتھ تھام لیے "عفرا کو معاف کر دو۔ پلیز پہلے میری بات سن لو۔" اسے منہ کھولتے دیکھ کر ربیعہ نے فوراً ٹوک دیا۔

"عفرا کی غلطی ہے لیکن یہ تم بھی اچھی طرح جانتی ہو اس نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔ اس طرح کے حالات سے جتنی تم بے خبر تھیں اتنی ہی بے خبر وہ بھی تھی۔ تم جانتی ہو عفرا تم سے کتنا پیار کرتی ہے' بلکہ وہ اپنے گھر والوں سے زیادہ تم سے اٹیچ ہے۔ وہ جان بوجھ کر تمہارا برا کیسے چاہ سکتی ہے۔ وہ خود کو سزا دے رہی ہے۔ اسے بخار ہے۔ دوائیوں کو وہ ہاتھ بھی نہیں لگا رہی۔"

"کیوں پاگل ہے دوائی کیوں نہیں کھا رہی؟" وہ بے ساختہ بولی تو ربیعہ کا دل کچھ پرسکون ہوا یہ تو اسے اندازہ تھا' وہ دونوں ایک دوسرے کو کتنا چاہتی ہیں۔

"اس کی وجہ سے تم اتنی پرابلم میں ہو بہتر یہی ہے کہ وہ مر جائے۔"

"اللہ نہ کرے ربیعہ! کیا بکواس کر رہی ہو؟" وہ ایک دم تڑپ کر بولی۔

"اگر اتنی ہی تکلیف ہے تو بولتی کیوں نہیں' آج آٹھ دن ہو گئے ہیں۔ میں تو تم دونوں کے درمیان شٹل کاک بن کر رہ گئی ہوں' ادھر جاؤ تو وہ روتی ملتی ہے ادھر آؤں تو تمہاری اجڑی شکل دیکھنے کو ملتی ہے۔ میں کہاں جاؤں؟" وہ بے بسی سے بولی تو اجالا اٹھ کر چپلیں پہننے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"عفرا کو دیکھنے۔" ابھی وہ کھڑی ہوئی تھی کہ دروازہ کھول کر عفرا آگئی۔ کچھ دیر وہ ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اس کے گلے لگ گئی۔

"پلیز اجالا! مجھے معاف کر دو تم جو چاہے مجھے سزا دو لیکن پلیز مجھ سے بات کرو بے شک مجھے گالیاں دو پر بات تو کرو۔" اجالا نے بے ساختہ اپنے بازو اس کے گرد پھیلائے تھے۔

"پلیز یار تم دونوں مجھے بھی ایموشنل کر رہے ہو' اب اچھے بچوں کی طرح ہاتھ ملاؤ۔ اب کوئی بالکل نہیں روئے گا اور نہ ہی ناراض ہو گا ان شاءاللہ کوئی حل ضرور نکل آئے گا۔"

"کیسے؟" اجالا نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"ہم کچھ سوچتے ہیں۔" اجالا نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب قمر اندر داخل ہوئیں۔

"یہ تم دونوں کو کیا ہوا؟"

"یہ دونوں آنٹی رخصتی کی پریکٹس کر رہی تھیں۔" ربیعہ کے خوشگوار انداز پر وہ مسکرا کر اندر آگئیں۔

"سمیرا اور ناہید آئی ہیں کہہ رہی ہیں کچھ شاپنگ کرنی ہے تم ساتھ چلو۔"

"امی میرا بالکل موڈ نہیں۔" وہ بے زاری سے بولی تو انہوں نے ٹوک دیا۔

"بری بات ہے اجالا! اب وہ آئی ہیں اور تم نہ جاؤ تو برا لگے گا جاؤ تیار ہو جاؤ۔"

"ہم ذرا تمہاری نندوں کو کمپنی دے آئیں۔" ربیعہ کے کہنے پر وہ سر ہلا کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

☼ ☼ ☼

"آپ نے تو شاپنگ کا کہا تھا۔" گاڑی ریسٹورنٹ کے آگے رکتے دیکھ کر اس نے سمیرا کو دیکھا۔

"ہاں شاپنگ بھی کر لیں گے پہلے کچھ کھا پی تو لیں۔" سمیرا کے ہنسنے پر اس نے حیرانی سے جونہی سامنے دیکھا اس کی حیرانی پریشانی میں بدل گئی۔ عدیل چہرے پر شوخ مسکراہٹ لیے اسی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے قدم جیسے زمین نے جکڑ لیے۔

"ارے چلو۔" سمیرا نے شرارت سے مسکراتے ہوئے اس کا بازو تھام لیا۔ وہ چاروں خاموش بیٹھے تھے لیکن جھکی نظروں کے باوجود وہ ان تینوں کی مسکراہٹ محسوس کر سکتی تھی۔ عدیل کے کھنکارنے پر اس کی نظریں بے ساختہ سامنے اٹھیں اور اس کی شرارت محسوس کر کے اس نے نظروں کا زاویہ بدل کر ناہید کو دیکھا۔

"کیا بات ہے سسٹرز! تم لوگ میری منگیتر کو گن پوائنٹ پر لے کر آئی ہو جو ابھی تک ان کے حواس بحال نہیں ہو رہے۔" عدیل کے شوخ لہجے پر ناہید نے ہنس کر اس کی طرف دیکھا۔

"دراصل ہم نے اجالا کو بتایا نہیں تھا کہ ہم اسے آپ سے ملوانے لا رہے ہیں شاید وہ اس لیے نروس ہے۔"

"ہو سکتا ہے اجالا کو میرا یوں بلانا اچھا نہ لگا ہو' پر میرا دل

UrduPhoto.com

چاہ رہا تھا تم سے بات کرنے کو۔" اس کے بے تکلف انداز پر اجالا خاموش رہی لیکن اس کی مسلسل باتوں کے درمیان وہ کچھ لمحوں کے لیے سہی اس ماحول کا حصہ بن گئی تھی۔ عدیل کی بات پر مسکراتے ہوئے اسے عجیب سا احساس ہوا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ کر ارد گرد کا جائزہ لیا۔ لیکن اپنی الجھن کی وجہ وہ سمجھ نہیں سکی سمیرا کے متوجہ کرنے پر اس نے اپنا دھیان ان کی طرف لگانے کی کوشش کی لیکن جانے کیوں توجہ بار بار بھٹک رہی تھی۔

☼ ☼ ☼

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے عفرا!"

"تم بھی پاگل ہو۔" عفرا کے کہنے پر ربیعہ نے بے ساختہ اپنا ماتھا پیٹا جبکہ اجالا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میرا خیال ہے تم لوگوں کی اتنی پریشانی بے کار ہے۔ خود سوچو وہ یہاں کیسے آسکتا ہے؟" ربیعہ نے کہا عفرا سے تھا مگر اجالا اپنی جگہ پر اچھل پڑی۔

"نہیں ربیعہ!" ڈر کے مارے اس کی آواز کانپی تو عفرا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"اگر وہ واقعی تم سے مخلص ہے تو کبھی تمہارا نام نہیں لے گا بلکہ میرا یقین کرو' وہ یہاں آ ہی نہیں سکتا۔" عفرا کے تسلی دینے پر وہ اسی طرح سر جھکائے بیٹھی رہی۔ تب ہی ڈور بیل بجی وہ گھبرا سانس لیتی کھڑی ہو گئی۔ دروازہ کھولتے ہی اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ وہ اپنے لمبے چوڑے سراپے کے ساتھ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ اس کے ساکت انداز پر وہ دونوں ٹھٹک کر اسے دیکھنے لگیں۔

"آئیے انکل!" اس نے اجالا کے فق چہرے سے نظر ہٹا کر جاوید صاحب کو تھاما تھا۔ جن کے بازو اور ماتھے پر پٹیاں بندھی تھیں۔

"کیا ہوا پاپا؟" اس نے اب چونک کر انہیں دیکھا۔

"اندر تو آنے دو۔" وہ ایک دم پیچھے ہٹی۔

"آؤ بیٹا!" انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے فرہاد کو مخاطب کیا تو اس نے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا' جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ تب ہی قمر انہیں اس حالت میں دیکھ کر پریشان سی ان کی طرف بڑھیں۔

"یہ کیا ہوا آپ کو؟"

"بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ یہ فرہاد بیٹے ہی مجھے اسپتال لے گیا تھا' بڑا نیک بچہ ہے۔" اجالا نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا جس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسے ہنسی تو آئی تھی پر وہ ضبط کر گیا تھا۔

"بہت بہت شکریہ بیٹا!" قمر نے اب مسکرا کر اسے دیکھا "اندر آؤ نا!"

"شکریہ آنٹی! ابھی میں جلدی میں ہوں یہ انکل کی میڈیسن۔"

"کچھ دیر تو بیٹھو بیٹا چائے پی لو۔" اب جاوید صاحب نے بھی اصرار کیا۔

"تھینکس انکل! آپ آرام کریں' دوبارہ تو میں ضرور آؤں گا آپ کی عیادت کے لیے۔" وہ جاوید صاحب سے ہاتھ ملا کر باہر نکل گیا تو قمر اور جاوید صاحب اندر کی طرف بڑھ گئے۔ اس نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں وہ دونوں بیٹھی تھیں۔ اسے متوجہ دیکھ کر وہ دونوں کھڑی ہو گئیں تو وہ دروازہ بند کرنے کے لیے جونہی مڑی اسے جھٹکا لگا وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا اس کے انگلی سے اشارہ کرنے پر وہ بے اختیار دروازے کی طرف بڑھی۔

"میں نے کہا تھا نا میں ضرور آؤں گا وہ تو اچھا ہوا قدرت نے مجھے خود موقع فراہم کر دیا۔ ورنہ مجھے آنے کے لیے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑتا۔ دیکھو اجالا! میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ لیکن تم مجھے مجبور کر دیتی ہو۔ ہمارے رشتے کو تم جتنی جلدی قبول کر لو تمہارے لیے اتنا ہی اچھا ہو گا۔" اس کے مڑتے ہی کب کا اٹکا اس کا سانس بحال ہوا' اس نے جلدی سے دروازہ بند کر کے ان دونوں کو دیکھا جو دیوار سے لگی ساری باتیں سن رہی تھیں۔

"بڑا ہی او کھا بندہ ہے اجالا! تمہاری ساری زندگی تو سنتے ہی گزر جائے گی۔" عفرا کے بے ساختہ بیان پر اسے زبردست گھوریوں سے نوازا گیا۔ اجالا تلملا کر پلٹی تو ربیعہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

"کبھی منہ بند بھی کر لیا کرو' ایک تو اتنی کالی اور منحوس زبان ہے تمہاری' جب بھی کوئی پیش گوئی کرتی ہو' وہی الٹی پڑ جاتی ہے بہنا۔" اس نے غصے سے دروازہ کھول کر اس کا ہاتھ کھینچا تو وہ شرمندہ شرمندہ اس کے پیچھے چلنے لگی۔

☼ ☼ ☼

"کیا کر رہی ہیں پھوپھو؟" ردا نے چولہے کے آگے

کھڑی شائستہ کو حیرت سے دیکھا۔
"کھانا گرم کر رہی ہوں' فرہاد کے لیے۔"
"پھوپھو! بہتر نہیں آپ فرہاد بھائی کی شادی کر دیں' اب یہ نخرے اٹھانے کی ذمہ داری ان کی بیوی کو سونپ دینی چاہیے۔"
"میں تو خود یہی چاہتی ہوں۔"
"تو پھر دیر کس بات کی ہے' آپ نے کون سا لڑکی ڈھونڈنی ہے' بس جانا ہی...." اچانک اس نے زبان دانتوں تلے دبائی پر تب تک شائستہ اس کی طرف مڑ چکی تھیں۔
"مطلب؟"
"کچھ نہیں پھوپھو! وہ بس۔"
"ردا! سیدھی طرح بتاؤ میں جانتی ہوں یہ تم بہن بھائی جو ہر وقت سر جوڑے بیٹھے رہتے ہو ضرور کوئی نہ کوئی کھچڑی پک رہی ہوتی ہے کوئی لڑکی تو ہے' یہ تو مجھے اندازہ پہلے ہی تھا میں بس اس کے پھوٹنے کا انتظار کر رہی تھی۔" وہ غصے سے بولیں تو ردا کو اپنے منہ کھولنے کا افسوس ہونے لگا۔
"پھوپھو! مجھے بس یہ پتا ہے اس کا نام اجالا ہے' باقی آپ خود پوچھ لیں۔" انہیں غصے میں دیکھ کر وہ جلدی سے کھسک گئی۔
"تھینک یو امی؟" ان کے ہاتھ سے ٹرے لے کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
"فرہاد اب تو ردا کی بھی منگنی ہو گئی ہے تم کب کروا رہے ہو۔"
"جی امی!" وہ پوری طرح اٹلی اور جرمنی کے فٹ بال میچ میں گم تھا۔
"اجالا کون ہے؟" اس کی بے نیازی پل میں غائب ہوئی تھی' جبکہ نظریں بے اختیار ساتھ بیٹھے فہد اور ردا کی طرف اٹھیں۔
"اس کو گھورنا بند کرو' مجھے بتاؤ اجالا کون ہے؟"
"لڑکی ہے۔"
"مجھے کب اجالا کے گھر لے کر جا رہے ہو؟" وہ کون کسی کے چکر میں پڑے بغیر سیدھی مطلب کی بات پر آ گئی تھیں۔
"لے جاؤں گا۔" وہ اب بھی سیریس نہیں تھا۔
"فرہاد میں سیریس ہوں۔ نجم کے گھر والے تین ماہ بعد شادی کرنا چاہ رہے ہیں اور میں چاہتی ہوں ردا کے جانے سے پہلے اجالا یہاں آ جائے۔" فرہاد دل میں مسکرایا تو وہی عکس اس کے چہرے پر جھلملانے لگا۔
"اس کے بارے میں جانے بغیر آپ اسے لانے کو تیار ہو گئی ہیں' ہو سکتا ہے آپ کو پسند نہ آئے۔"
"میں جانتی ہوں وہ اچھی ہی ہو گی اور پھر تمہیں پسند ہے کافی ہے میرے لیے۔"
"واہ فرہاد بھائی! آپ تو بہت لکی ہیں کوئی ظالم سماج نہیں۔" فہد کے داد دینے پر وہ ہنس پڑا۔
"اب کہاں جا رہے ہو؟" اسے گاڑی کی چابی اٹھاتا دیکھ کر شائستہ نے حیرت سے پوچھا۔
"آتا ہوں۔"
"فرہاد بھائی! اگر اجالا سے ملنے جا رہے ہیں تو حلیہ صحیح کر لیں آپ کو اس حلیہ میں دیکھ کر وہ 'ناں' نہ کر دے۔" ردا نے اس کے پیچھے ہانک لگائی تو اس نے سرسری نظر اپنے حلیہ پر ڈالی بلیک ڈریس پینٹ پر وائٹ شرٹ جس پر اب سلوٹیں پڑ چکی تھیں لیکن پھر بھی حلیہ قابل قبول تھا۔ گاڑی گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔ اگرچہ ردا نے مذاق کیا تھا۔ لیکن وہ واقعی اجالا سے ملنے جا رہا تھا۔ دل اسے دیکھنا چاہ رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

"تم سمیرا سے بات کیوں نہیں کرتی ہو ہر بار مجھ سے جھوٹ بلواتی ہو۔"
"میرا دل نہیں چاہ رہا تھا امی!"
"تمہارا دل' میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔" ان کے الجھے ہوئے انداز پر وہ کپڑے اٹھا کر الماری میں رکھنے لگی۔
"میں چائے بنانے جا رہی ہوں آپ پئیں گی؟"
"نہیں میں لمیعہ کی طرف جا رہی ہوں۔" انہوں نے سمیرا کی امی کا نام لیا تو وہ اپنی جان بخشی پر گہرا سانس لیتی کچن میں آ گئی۔
"کچھ چاہیے تھا پاپا؟" جاوید صاحب کو کچن کے دروازے میں کھڑا دیکھ کر وہ بولی۔
"تمہاری ماں کہاں ہے؟"
"وہ لمیعہ آنٹی کی طرف گئی ہیں۔"
"اچھا ایسا کرو ایک کپ چائے اور ساتھ اگر کباب' بسکٹ وغیرہ ہوں تو وہ بھی لے آؤ۔" وہ برا سا منہ بنا کر فریج کی طرف مڑی۔

"یہ مہمان کو بھی ابھی نازل ہونا تھا۔" وہ ٹرالی گھسیٹتی ہوئی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن دروازے پر ہی اس کے قدم رک گئے بالکل سامنے بیٹھا شخص اسے اپنا وہم لگا تھا۔ لیکن اس کے کھڑے ہوتے ہی اس کا وہم حقیقت میں بدل گیا۔
"السلام علیکم۔" وہ وہیں کھڑے کھڑے دھیمی آواز میں بولی تو وہ مسکرا اٹھا۔
"وعلیکم السلام! میرا خیال ہے یہ گھر تمہارا ہے اور لوازمات بھی تم یقیناً میرے لیے لائی ہو۔" اسے یونہی دروازے میں کھڑا دیکھ کر وہ بولا۔
"وہ پاپا....؟"
"ان کی اجازت سے ہی یہاں بیٹھا ہوں۔"
"نہیں وہ کہاں ہیں؟"
"واش روم میں گئے ہیں۔" تاب کے وہ ہنسا تو اس نے مڑ کر ان کے کمرے کی طرف دیکھا' جس کا دروازہ بند تھا۔ وہ ہونٹ کچلتی اندر آ گئی۔
"اجالا!" فرہاد کے پکارنے پر وہ ذرا سا اچھل پڑی۔ "مجھے حسرت ہی رہ جائے گی کہ مجھے دیکھ کر کبھی تم مسکراؤ' ہر وقت تمہارے چہرے پہ ہوائیاں اڑی رہتی ہیں کہاں جا رہی ہو؟" اسے مڑتے دیکھ کر وہ بے ساختہ بولا۔
"پاپا آنے والے ہیں۔"
"تو؟" اس کے پوچھنے پر وہ سر جھکا گئی۔
"میں تم سے ملنے آیا ہوں اجالا!" اس کا نرم لہجہ اس کے لیے قطعی اجنبی تھا' آج سے پہلے اس نے اسے ہمیشہ غصے میں ہی دیکھا تھا۔ "میں ابھی آفس سے واپس آیا تھا تو امی تمہارا پوچھنے لگیں' میری کزن ردا ہے اسے تمہارے بارے میں بتایا تھا اس نے امی کو بتا دیا بس امی اب تم سے ملنے کو بے چین ہیں' پر اس وقت میرا دل چاہ رہا تھا ایک نظر تمہیں دیکھ آؤں' اسی لیے اسی حلیے میں چلا آیا۔ حالانکہ ردا کہہ رہی تھی ہو سکتا ہے اس حلیہ میں دیکھ کر تم مجھے ریجیکٹ کر دو۔" اس کے بے تکلف لہجے کا اثر تھا اس کی نظریں بے اختیار اس کی طرف اٹھیں۔ جو آستین کہنیوں تک چڑھائے شرٹ پینٹ سے باہر نکالے 'رف حلیہ' میں بھی بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اس نے پہلی بار نظر بھر کر اسے دیکھا تھا اور پہلی بار اسے ڈر کی جگہ کچھ اور محسوس ہوا تھا۔ کچھ انجانا سا احساس۔
"کیا خیال ہے تم نہیں کرو گی نا؟" اسے اپنی طرف غور سے دیکھتا پا کر وہ شرارت سے بولا تو اس نے جھینپ کر سر جھکا لیا۔ کھنکنے پر جیسے وہ ہوش میں آئی۔
"ایک منٹ۔" فرہاد کی آواز پر وہ طوعاً "کرہاً" رکی تھی۔
"یہ میں تمہارے لیے لایا تھا۔" اس نے فرہاد کی طرف دیکھا جو ہتھیلی پر انگوٹھی رکھے کھڑے تھا۔ اس نے تھامنا چاہا لیکن وہ ہاتھ ہٹا چکا تھا۔
"میں جا رہی ہوں۔" وہ بھاگنا چاہتی تھی' جب فرہاد نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ایک فرہاد کے ہاتھ پکڑنے پر دوسرا پاپا کے آ جانے کے خوف سے اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔
"میں پہنا دوں؟"
"جلدی پہنائیں۔" وہ دروازے کی طرف دیکھ کر تیزی سے بولی۔ فرہاد کے انگوٹھی پہنانے پر وہ سرعت سے ہاتھ کھینچ کر باہر نکلی کچھ قدموں کے فاصلے پر اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا تو اس نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا لیا اور چور نظروں سے پیچھے دیکھا وہ دونوں ہونٹ بھینچے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ یقیناً" اپنا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں تھا۔ وہ خفت سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ تیزی سے پلٹی لیکن اپنے کمرے میں پہنچنے تک اس کے ہونٹ مسکرا دیے تھے۔

☼ ☼ ☼

عفرا اور ربیعہ کے ساتھ آج اس کا شاپنگ کا پروگرام تھا' وہ شولڈر بیگ سنبھالتی ٹی وی لاؤنج کے دروازے تک پہنچی تھی۔ جب جاوید صاحب کی آواز سن کر وہیں رک گئی۔

"کس کا فون تھا؟"
"عدیل کی ممی کا۔" قمر کے قریب صوفے پر بیٹھ گئیں۔
"کیا کہہ رہی تھیں؟"
"شادی کی ڈیٹ مانگ رہے ہیں اگلے مہینے کی تین کو۔"
"تین کو اور آج دس ہے ایسی کیا ایمرجنسی ہو گئی۔" جاوید صاحب جہاں حیرت سے گویا ہوئے وہاں وہ پریشان ہو گئی۔
"مجھے کیا پتا؟" قمر بیزاری سے بولیں۔ "کہہ رہی تھیں فرنیچر وہ لوگ خود پسند کریں گے اور جیولری اور لہنگا جب اجالا نے لینا ہوا' ہمیں بتا دے سمیرا بھی ساتھ جائے گی۔"
"یہ کیا بات ہوئی پہلے تو وہ کہتی تھیں انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں اب جوں ہی ڈیٹ رکھنے کی بات ہو رہی ہے

UrduPhoto.com

دن بہ دن ان کی ڈیمانڈز سامنے آتی جارہی ہیں۔ اگر انہیں اتنی ہی لالچ ہے تو ہمیں معاف کریں جہاں انہیں ان کے بیٹے کی صحیح قیمت ملتی ہے وہاں کرلیں۔" جاوید صاحب کے فیصلے انداز پر قمر نے پریشانی سے انہیں دیکھا۔

"کیسی باتیں کرتے ہیں آپ۔ اتنے دھوم دھام سے منگنی کی ہے ہم نے آپ کے توڑنے پر لوگ سو باتیں کریں گے' پھر لوگوں کو کیا جواز دیں گے کہ وہ لوگ لالچی تھے؟"

"یہ وجہ کافی نہیں؟" وہ بھڑک کر بولے۔

"کیسی باتیں کرتے ہیں جاوید! اجالا ہماری ایک ہی بیٹی ہے یہ سارا کچھ اسی کا تو ہے اور پھر ہمیں لڑکے سے مطلب ہے وہ تو اچھا ہے نا اور پھر اجالا نے کون سا ان کے ساتھ رہنا ہے عدیل اپنے ساتھ لے جائے گا اسے۔" وہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھیں جبکہ اجالا کے ذہن میں تین تاریخ اٹک کر رہ گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

"ہائے کیا سہانا موسم ہے' ایسے موسم میں ہی تو شاپنگ کرنے کا مزہ آتا ہے۔" عفرا نے دوپٹے سے پسینہ پونچھتے ہوئے ربیعہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا' جو اس کی گھوریوں سے بے نیاز فینسی کپڑوں کو دیکھنے میں گم تھی۔

"کتنی لگی ہے ربیعہ! اپنے جہیز کے کپڑے خرید رہی ہے۔" عفرا نے مصنوعی حسرت بھرا لہجہ بنا کر اجالا کو کہنی ماری تو اس نے چونک کر عفرا کو دیکھا۔ لیکن تب تک ربیعہ سن چکی تھی۔

"اتنی بھی لگی نہیں۔ اتنے سال منگنی کے بعد اگر دانش مجھ سے شادی کر رہا ہے تو کوئی احسان نہیں کر رہا۔"

وہ لوگ پچھلے پندرہ منٹ سے اس دکان دار کا سر کھا رہی تھیں اور سوٹ ایک بھی نہیں لیا تھا۔

"یہاں کہاں جا رہی ہو؟" اسے آئس کریم پارلر کے آگے رکتا دیکھ کر وہ دھیمی آواز میں چلائی۔

"گلا کم پھاڑو یہ آئس کریم ٹھونسو اور اپنے دماغ کو ٹھنڈا کرو مجھے ابھی اور شاپنگ کرنی ہے۔" ربیعہ کے کہنے پر وہ منہ بنا کر آئس کریم کھانے لگی۔

"پیر تم اتنی چپ کیوں ہو؟" عفرا نے غور سے اجالا کو دیکھا جو کپ میں چمچ گھماتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھی۔

"نہیں تو۔" وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آئس کریم کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"میں نوٹ کر رہی ہوں تم پریشان ہو' میں انتظار کر رہی تھی کہ تم کب بتاتی ہو۔" ربیعہ کے کہنے پر وہ اپنے آنسو پینے کی کوشش کرنے لگی۔

"گھر میں شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ اگلے مہینے کی تین۔ پاپا بھی شاید مان جائیں۔ امی نے بھی تقریباً سب تیاریاں کرلی ہیں اب مجھے سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کروں۔ وہ کوئی بھی الزام لگا سکتا ہے' اس نے راہ و رسم بھی بڑھائی ہے۔" آخر میں اس کی آواز بھرا گئی تو وہ دونوں آئس کریم بھول کر اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

"تم نے اس سے بات کی؟" عفرا نے جھجکتے ہوئے اجالا کو دیکھا۔

"کیا بات کروں۔ اس مصیبت میں پھنسانے والا وہی تو ہے۔ ہر صورت میں میں قصوروار ٹھہرائی جاؤں گی۔"

"پھر بھی اجالا! تمہیں ایک بار تو اس سے بات کرنی چاہیے تھی۔ اب میں کچھ کہوں گی تو تم لوگ مجھے گھورنا شروع کر دو گے' جہاں تک میں نے اندازہ کیا ہے وہ واقعی تم سے میرا مطلب ہے تم سے مخلص ہے۔" پیار کہتے کہتے وہ پھر بات بدل گئی تھی۔

"مجھے بھی لگتا ہے اس بار عفرا سچ کہہ رہی ہے تم اس سے بات تو کر کے دیکھو۔" ربیعہ کے کہنے پر اس نے بے بسی سے سر ہلایا۔

"تم جانتی ہو' ہمارے درمیان کبھی بھی ایسے حالات نہیں رہے جو ہم نارمل انداز میں ملے ہوں۔ نہ کبھی فرہاد نے مجھے کوئی نمبر دیا اور نہ میں نے کبھی مانگا۔"

"پھر اب کیا کریں؟" عفرا نے پریشانی سے اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔ "کمپوز یور سیلف اجالا! ہم اس وقت مارکیٹ میں بیٹھے ہیں۔" اسے روتا دیکھ کر ربیعہ نے پریشانی سے اس کا ہاتھ دبایا۔

"ہائے اجالا! کیا قسمت ہے وہ آرہا ہے تمہارا ہیرو۔" عفرا کی ایک دم خوشی سے چیختی ہوئی آواز پر وہ دونوں بھی سامنے دیکھنے لگیں' جہاں وہ کسی لڑکے کے ساتھ باتیں کرتا ہوا دکان سے باہر نکل رہا تھا۔

"چلو اس سے بات کریں اگر پھر نکل گیا تو کہاں ڈھونڈیں گے۔" عفرا کہہ کر جلدی سے اٹھی تو اجالا نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔" وہ گھبرا کر بولی تو عفرا نے غصے سے اسے دیکھا' تو پھر اسے الہام ہو گا کہ تمہیں کیا

...ہیے۔"

...یں میں نے کہا تھا!"

"اچھا چلو میں اور ربیعہ کرلیں گے۔"

...توبہ کرو۔" ربیعہ نے ایک دم کانوں کو ہاتھ لگائے۔

...تم دونوں میں خود بات کرلوں گی۔"

...نے "کیا کہوں جیجا جی!" وہ فرہاد کو آواز دے کر دوبارہ ...کی طرف مڑی تو اس نے بے ساختہ دانت پیسے ربیعہ ...نے اسے گھورا تو وہ مسکراہٹ روکتی ہوئی پھر اس کی ...طرف متوجہ ہوئی وہ اسے آواز دینا ہی چاہتی تھی' جب ...فرہاد نے ان کی طرف دیکھا۔ ہاتھ سے اشارہ کرتی وہ ...اسے اپنا وہم لگی لیکن پیچھے نظر آتی اجالا اور ربیعہ کو ...دیکھ کر اس کا وہم دور ہو گیا۔

"فہد! تم گاڑی نکالو میں آتا ہوں۔" وہ چابیاں فہد کو ...تا ہوا ان کی طرف آگیا۔

"السلام علیکم شاپنگ کر رہے تھے؟" عفرا کے سوال پر ...حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں۔" عفرا کی آفر پر وہ خالی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"ہم ابھی آپ کو ہی یاد کر رہے تھے۔"

"ہمم!" ہم پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"میں اتنا خوش قسمت کب سے ہو گیا کہ اتنی اہم ...ہستیاں مجھے یاد کر رہی تھیں۔" وہ اب حیرت کے جھٹکے ...سے نکلنے کے بعد شوخ لہجے میں بولا۔

"دراصل اجالا کو آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔" ...اجالا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"مائی پلیژر۔" وہ مسلسل شوخی پر آمادہ تھا۔

"میرا مطلب ہے مجھے دیکھیں' وہ جو نیٹ پر آپ سے ...بات کرتی تھی وہ میں تھی۔"

"جانتا ہوں۔" اس کے اطمینان بھرے انداز پر تمہید ...باندھتی عفرا چپ ہو گئی۔

"غلطی میری تھی پھر آپ اجالا کو کیوں سزا دے رہے ...ہیں؟"

"میں نے اجالا کو کون سی سزا دی ہے؟" اس کے حیران ...ہونے پر وہ تینوں اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گئیں۔

"اگر آپ کا مطلب ان پیپرز سے ہے تو وہ آپ کو سزا ...دینے کی بجائے میں نے تو اپنی محبت کو مضبوط کیا ہے۔" اجالا کی ...آنکھیں تیز ہوئی تھی۔

"لیکن اجالا تو اس وقت پرابلم میں ہے گھر میں اس کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اب آپ بتائیں وہ کیا کرے۔" فرہاد نے اجالا کی طرف دیکھا جبھی اس نے بھی نظریں اٹھائی تھیں۔

"تمہیں میں چھوڑ تو نہیں سکتا ہاں یہ منگنی ختم کروا دوں گا۔" اجالا اب پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔ "بے فکر رہو تم پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔ میں سب سنبھال لوں گا۔" اس کا لہجہ اتنا پر یقین تھا کہ وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں۔

"کیا آپ لوگوں کو میں آپ کی دوست کے لیے سوٹ ایبل نہیں لگتا۔" وہ ایک بار پھر شوخی سے عفرا اور ربیعہ کو دیکھنے لگا۔

"مجھے تو آپ شروع سے ہی پسند ہیں اور اجالا کے ساتھ تو آپ..." عفرا کی تیزی سے چلتی زبان کو بریک ربیعہ کی چٹکی نے لگائی تھی۔

"چلیں کوئی بات نہیں آپ کے خیالات کا پتا تو چل گیا مجھے بس آپ کی دوست کو بھی یہ احساس ہو جائے تو کیا ہی بات ہے۔" وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تو اجالا یکدم کھڑی ہو گئی۔

"یہ میرا کارڈ کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔" فرہاد نے کارڈ اجالا کی طرف بڑھایا اور اسے یوں ہی کھڑے دیکھ کر عفرا نے وہ کارڈ تھام لیا تھا۔ اجالا اس پر ایک نظر ڈال کر تیزی سے مڑی تھی۔ واپسی پر اس کا دل مطمئن تھا جانے کیوں۔

☼ ☼ ☼

"کیا بات ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی؟" اجالا نے تشویش سے قمر کے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھا۔

"پتا نہیں صبح سے چکر آرہے ہیں۔"

"امی! یہ صبح سے نہیں کئی دن سے آپ کی طبیعت ایسی ہی ہے۔" وہ اب اٹھ کر ان کے قریب آگئی تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے قریب کرلیا۔

"تم عدیل کی فیملی کو اگنور کیوں کر رہی ہو؟" وہ اس سوال کی امید نہیں کر رہی تھی' اس لیے بوکھلا کر رہ گئی۔

"نہیں تو امی!"

"تو پھر کیا وجہ ہے نہ تم ان میں سے کسی سے بات کر رہی ہو نہ شاپنگ پر جا رہی ہو۔ میں کتنے دن سے تمہیں کہہ رہی ہوں لنگا ہی دیکھ آؤ۔ فرنیچر پسند کر کے آرڈر دے آؤ مگر تمہیں تو جیسے پروا ہی نہیں' جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم

UrduPhoto.com

اس منگنی سے خوش تھیں‘ پھر اچانک ایسا کیا ہوا کہ تم ان کو ناپسند کرنے لگی ہو۔" ان کی کھوجتی نظریں خود پر محسوس کر کے اس نے سر جھکا لیا۔

"مجھے وہ لوگ اچھے نہیں لگتے۔"

"تو پھر کون اچھا لگتا ہے؟"

"امی!" ان کے انداز پر وہ خفگی سے بولی۔

"ان لوگوں کو ناپسند کرنے کی وجہ میرے اندازے کے مطابق یہی ہو سکتی ہے کہ تمہیں کوئی اور پسند ہے۔" وہ ہونٹ بھینچ کر کھڑی ہو گئی۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"ربیعہ کی طرف۔"

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا‘ تمہیں میں نے بتایا بھی تھا کہ آج عدیل کی فیملی کھانے پر آ رہی ہے پھر بھی تم..."

"میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔" اس نے صاف صاف اپنی ناپسندیدگی ظاہر کی تو کتنی دیر تک وہ اسے دیکھتی رہ گئیں۔

"اپنی حد میں رہو اجالا! اتنی جرأت میں نے تمہیں نہ دی ہے اور نہ مجھے پسند ہے۔" وہ تیز لہجے میں بولتی کھڑی ہو گئیں۔ اچانک کچن کے قریب پہنچ کر انہوں نے دیوار کا سہارا لیا۔ اجالا نے ٹھٹک کر انہیں دیکھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی وہ لہرا کر زمین پر گری تھیں۔

☼ ☼ ☼

"تم دونوں کس کے ساتھ آئی ہو؟" اجالا نے بمشکل اپنی جلتی آنکھوں کو پورا کھول کر ان دونوں کو دیکھا۔

"عدنان بھائی چھوڑ کر گئے ہیں۔" عفرا اس کا ہاتھ تھام کر اس کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔

"انکل کہاں ہیں؟"

"امی گھر میں اکیلی تھیں‘ اس لیے تھوڑی دیر کے لیے گئے ہیں۔"

"آنٹی تو ٹھیک ہو گئی ہیں پر لگتا ہے تمہیں ہسپتال زیادہ پسند آ گیا ہے۔ دو دن سے یہیں قیام کر رکھا ہے۔" ربیعہ نے پیار سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"اب بخار تو نہیں۔" عفرا نے اس کا ماتھا چھوا۔

"نہیں بس چکر آتے ہیں۔" وہ کہنیوں کے سہارے تھوڑی اور اٹھی اور تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"کھانا صحیح طرح سے کھاؤ گی تو طاقت آئے گی نا!"

ربیعہ نے کھانے کے ٹفن میں جھانک کر اسے غصے سے دیکھا۔

"صحیح ہو کر کرنا کیا ہے‘ ایسے ہی مر جاؤں تو بہتر ہے‘ کم از کم بھرم رہ جائے گا۔" وہ ایک دم رو پڑی تھی تو ربیعہ اس کے قریب آ گئی۔

"کیوں اجالا! اس طرح رو رو کر خود کو کمزور کر رہی ہو۔"

"ابھی صرف میرے انکار نے امی کو بیمار کر دیا ہے‘ جب تب کیا ہو گا۔" اس کو بس یہی فکر کھائے جا رہی تھی۔

"میں نے فرہاد کو یہاں بلایا ہے۔" عفرا کی آواز پر وہ رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا‘ اسے کیوں بلایا ہے عفرا! تم جب بھی کچھ کرنا الٹا ہی کرنا‘ اب کیا نئی مصیبت پیدا کرنے لگی ہو۔" ربیعہ تو جیسے بھڑک اٹھی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تو ان تینوں نے ایک ساتھ دروازے کو دیکھا‘ جہاں فرہاد کھڑا تھا۔ وہ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ جبکہ ربیعہ کے ساتھ عفرا بھی بیڈ کے سرہانے کھڑی ہو گئی۔ اجالا نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا جو بہت خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے آنکھیں جھکا لیں۔

"آپ نے کہا تھا آپ سب سنبھال لیں گے آپ نے کچھ نہیں کیا۔ میں کیا کہہ کر امی کو منع کروں؟" اجالا نے پہلی بار اپنے رشتے کے حوالے سے اس سے بات کی تھی۔

"تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف عدیل کے خلاف ثبوت اکٹھے کر رہا تھا۔" وہ تینوں حیرت سے اسے دیکھنے لگیں۔

"میں عدیل کو جانتا ہوں پچھلے تین سالوں سے‘ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔ دو بچے ہیں اس کے امریکہ میں۔" اجالا تو اسے ایسے دیکھنے لگی جیسے وہ سمجھ نہ پا رہی ہو‘ جبکہ وہ دونوں تو حق دق کھڑی تھیں۔

"آپ کو پتا تھا پھر آپ نے بتایا کیوں نہیں؟" ربیعہ نے پہلی بار زبان کھولی۔

"میں مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے اس کی تصویریں منگوائی ہیں‘ میری انکل سے بہت اچھی سلام دعا ہے‘ جب انکل کو پورے پروف کے ساتھ ہر چیز دے دوں گا تو اس منگنی کو قائم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔"

"جب حقیقت سامنے آئے گی تو اس کی اپنے ماں با

نظر میں کیا اہمیت رہ جائے گی۔ آپ نے دیکھیں اس کو کس حالت میں پہنچا دیا ہے۔" عفرا کے کہنے پر وہ اسی طرح دیکھتا رہا۔

"آپ کیا چاہتی ہیں میں اجالا کو چھوڑ دوں؟" کچھ دیر بعد اس کی سنجیدہ آواز کمرے میں گونجی تو اجالا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کا مطلب سمجھ میں آتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں اجالا کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

"یہ کیا مذاق ہو رہا ہے؟" اس کے بے چین انداز پر فرہاد نے بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

"تمہاری اس حالت کا ذمہ دار میں ہوں اس لیے۔"

"پلیز۔" اجالا نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی روک دیا۔ "آپ کے نزدیک میری یہی اہمیت

اہمیت ہے اسی لیے تو کہہ رہا ہوں۔"

"آپ کے نزدیک میری مشکل کا حل یہی ہے۔" وہ روتے ہوئے اسے دیکھنے لگی‘ ربیعہ اور عفرا کے چہرے پر رنگ آ رہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا۔ عدیل کی حقیقت ابھی کھلی نہیں ہوئی تھی کہ دوسری مصیبت سامنے تیار تھی۔

اجالا الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ "ان کا کیا ہو گا؟ جس پر آپ نے سائن کروائے تھے۔" وہ پوری آنکھیں کھولے اس کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ارے وہ پیپرز‘" وہ ہنسنے لگا۔ "وہ تو ڈراما کیا تھا۔" اور وہ کافی دیر بولنے کے قابل ہی نہیں رہی۔ سب کچھ آنکھوں کے سامنے گڈمڈ ہو رہا تھا۔ اس نے سختی سے دایاں بازو بیڈ پر رکھ کر خود کو سہارا دینا چاہا‘ لیکن اگلے ہی پل وہ دائیں طرف ڈھلک گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

فون کی مسلسل بجتی بیل اس کے سر پر ہتھوڑے کی طرح برستی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن وہ صوفے کی بیک سے ٹیک لگائے ایک ٹک چھت کو گھور رہی تھی۔ فون کی بیل خاموش ہو گئی تھی۔ پانی کا ایک قطرہ بائیں آنکھ سے نکل کر بالوں میں جذب ہو گیا۔ لیکن وہ شاید اس سے انجان تھی۔ سوچ کا زاویہ جیسے ایک جگہ رک سا گیا تھا۔ اس نے دیکھا ہی نہیں وہ کس چیز پر سائن کر رہی ہے۔ کتنی آسانی سے وہ دو ماہ تک اسے بے وقوف بناتا رہا اور وہ بنتی رہی۔ فون کی بیل دوبارہ ہوئی تو اس نے چونک کر ٹیلی فون اسٹینڈ کی طرف دیکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی‘ وہ جانتی تھی یہ فون کس کا ہے پر اب بچا کیا تھا جو وہ سنتی۔

"بظاہر کتنے اچھے لگتے تھے وہ لوگ لیکن اصلیت‘ اللہ بچائے ایسے لوگوں سے۔" امینہ آنٹی کی آواز پر لاؤنج کی طرف بڑھتے اس کے قدم وہیں رک گئے۔ اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا دیے۔

"غلطی میری ہی ہے امینہ! میں نے ہی اجالا کے پاپا کو مجبور کیا تھا اس رشتے کے لیے ورنہ وہ تو راضی ہی نہیں تھے۔ میں نے سوچا چھوٹی سی فیملی ہے لڑکا باہر ہے۔ مجھے کیا پتا تھا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔" ان کی بھرائی ہوئی آواز پر اجالا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"وہ تو شاید ہماری کوئی نیکی تھی جو فرہاد مل گیا۔ اسے پتا چلا کہ عدیل کی منگنی یہاں ہوئی ہے۔ تب ہی وہ یہاں آیا۔ اس کے بیوی بچوں کی تصویریں بھی لایا تھا اور جب جاوید نے ان لوگوں سے باز پرس کی تو بغیر کسی شرمندگی کے ان لوگوں نے اقرار کر لیا۔"

"بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ دفع کرو ان لوگوں کو‘ شکر ہے ہماری بچی کی زندگی برباد ہونے سے بچ گئی۔ جب اللہ نے بچایا ہے تو اچھا بھی ضرور کرے گا‘ تم پریشان مت ہو۔" وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں واپس آ گئی۔ جب سے اس کی منگنی ختم ہوئی تھی اس کے ممی پاپا پریشان تھے۔ انہیں اس دھوکے پر دھچکا لگا تھا۔ لیکن اسے نہ تو حیرت ہوئی تھی اور نہ ہی تکلیف شاید اس لیے کہ وہ پہلے سے جانتی تھی یا شاید اس لیے کہ جو دھوکا اس کے ساتھ ہوا تھا اس کے سامنے یہ تو کچھ نہیں تھا۔ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجنا شروع ہو گئی تھی‘ وہ اسی طرح بہری بنی بیٹھی رہی۔

"اجالا!" جاوید صاحب کی آواز پر وہ چونکی۔

"بیٹا! فون اٹھاؤ۔" وہ کہہ کر باہر نکل گئے تو وہ مرے مرے قدموں سے فون کی طرف آئی‘ اس نے خاموشی سے ریسیور کان سے لگا لیا۔ کچھ دیر دوسری طرف بھی خاموشی چھائی رہی۔

"میں جانتا ہوں اجالا! یہ تم ہو‘ پلیز میری بات سن لو مجھے کچھ کہنے کا موقع تو دو۔"

"اب کیا رہ گیا ہے؟"

"میں تم سے محبت کرتا ہوں اجالا!"

"میں سخت نفرت کرتی ہوں آپ سے۔"

"جھوٹ بولتی ہو تم میں نے اس دن خود ہسپتال میں محسوس کیا تھا کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔"

"غلط انسان کو ہمیشہ غلط ہی محسوس ہوتا ہے۔" فرہاد نے بے اختیار گہرا سانس لیا۔

"چلو ٹھیک ہے نہ مانو تم پر میں اپنی امی کو بھیج رہا ہوں تمہاری طرف۔"

"ہرگز نہیں۔" وہ جلدی سے بولی۔ "آپ ایسی کوئی زحمت نہ کریں ورنہ میں زہر کھا کر خود کو ختم کر لوں گی۔" اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا تھا۔

☼ ☼ ☼

"یہ آج چاند کہاں سے نکلا ہے۔" اسے دیکھتے ہی ربیعہ خوشی سے مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔

"عفرا کہاں ہے؟" اس نے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھا۔

"لو وہ آ گئی۔" اجالا کے پوچھتے ہی ربیعہ نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ آلوؤں سے بھری ٹوکری لیے اتر رہی تھی۔

"گھر میں بڑی خاموشی ہے۔" اجالا نے خاموشی محسوس کر کے ربیعہ کو دیکھا۔

"سب ابھی تک سو رہے ہیں۔ صرف میں اور عفرا جاگ رہے ہیں وہ بھی پیٹ پوجا کے لیے کیا بنانے لگی ہو؟" اس نے تیزی سے آلو چھیلتی عفرا سے پوچھا۔

"چپس۔" وہ ایک لفظ ادا کر کے پھر خاموش ہو گئی۔

"ناراض ہو؟"

"کیوں نہیں ہونا چاہیے؟"

"بالکل بھی نہیں ہونا چاہیے۔" اجالا کے مسکرانے پر عفرا نے ٹوکری اور چھری ٹیبل پر رکھ دیے۔

"تم بس مجھے یہ بتاؤ تم خضر کے رشتے سے انکار کیوں کر رہی ہو۔ کتنا اچھا لڑکا ہے۔" عفرا نے اپنے کزن کا نام لیا تو وہ مسکرا دی۔

"میں نے کب کہا وہ اچھا نہیں بس مجھے شادی نہیں کرنی۔"

"یہ کیا بات ہوئی؟" اب ربیعہ بھی بول پڑی۔

"میری چھوڑو تم بتاؤ تمہاری شادی کب تک ہو رہی ہے؟" اس نے ربیعہ کو دیکھا۔

"سب کا مشترکہ فیصلہ ہے میری اور عفرا کی شادی اکٹھی ہو گی۔ اب چاہے دانش روتا رہے ہماری شادی تب ہی ہو گی جب ثاقب آئے گا۔" ربیعہ کے جلے بھنے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اجالا!" عفرا کے پکارنے پر وہ اسی طرح ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

"خضر میں کیا برائی ہے؟"

"کیا ہو گیا ہے عفرا تمہیں ایک بات کے پیچھے ہی پڑ جاتی ہو۔" خود کو بے نیاز ظاہر کرنے کے لیے اس نے چھری اٹھا کر آلو چھیلنا شروع کر دیا۔ "یہ تم نے رشتہ کروانے کا کام کب سے شروع کر دیا۔ خضر نے کتنا کمیشن دیا ہے تمہیں" وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے عفرا کو دیکھنے لگی۔

"اچھا تم بتاؤ تمہیں کس سے شادی کرنی ہے؟" ربیعہ کے سوال پر اس کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا۔

"مجھے تو لگتا ہے تمہیں کسی سے محبت ہو گئی ہے؟" ربیعہ نے تو مذاق کیا تھا پر جانے کیوں اس کی آنکھوں میں دھند چھانے لگی تھی۔

"سی۔" چھری کی نوک سیدھی اس کی انگلی پر لگی تھی۔

"او میرے خدا! دھیان کہاں تھا تمہارا۔" ربیعہ نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما، جہاں سے اب تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔ عفرا جلدی سے ڈیٹول اور روئی لے آئی۔

"کتنا بڑا کٹ لگا ہے۔" عفرا نے تھوک نگل کر اس کا زخم دیکھا۔

"یہ انگوٹھی اتارو میں پٹی باندھوں۔" عفرا نے انگوٹھی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

"یہ تنگ ہے نہیں اترے گی ایسے ہی باندھ دو۔" عفرا نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا اور خاموشی سے پٹی باندھنے لگی۔

"کس کے لیے جوگ لے رہی ہو اجالا؟" عفرا کے سنجیدہ انداز پر اس کے ساتھ ساتھ ربیعہ نے بھی چونک کر اسے دیکھا جو سر جھکائے گرہ لگا رہی تھی۔

"عدیل کے لیے؟"

"پاگل ہو؟" اجالا نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"فرہاد کے لیے؟" اب کے اجالا نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کوئی بات نہیں۔" غصے سے کھڑی ہو گئی۔

"ارے اجالا رکو تو۔" ربیعہ نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نکلتی چلی گئی۔ اس نے خشمگیں نظروں سے عفرا کو دیکھا جو پرسوچ انداز میں دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے اجالا ابھی نکلی تھی۔

☼ ☼ ☼

"یہ اب تمہیں 007 بننے کی کیا سوجھی ہے۔" ربیعہ نے بیزاری سے عفرا کو دیکھا جو کب سے الماری کی دراز باہر نکالے کچھ ڈھونڈ رہی تھی اس نے تنگ آ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"مل گیا۔" عفرا کی مسرت بھری چیخ پر ربیعہ نے بند ہوتی آنکھوں کے سامنے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"باز آ جاؤ عفرا! تم خود بھی جانتی ہو جب بھی تم کسی ایڈونچر میں کودتی ہو تو تمہیں تو کچھ نہیں ہوتا لیکن ہمیں لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔"

"کچھ نہیں ہوتا۔" اس کے لاپروا انداز پر ربیعہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ جو تم کرنے جا رہی ہو کیا مجھے بتانا پسند کرو گی اس سے کیا فائدہ ہو گا۔"

"ضرور۔" مسکراتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"میں اس پزل کو حل کرنا چاہتی ہوں جو میرے سامنے آیا ہے۔"

"مجھے وہ سب کچھ نظر کیوں نہیں آیا جو تمہیں آیا ہے؟" ربیعہ کے طنزیہ انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ "اندر کی بات جاننے کے لیے دل کی نظر کی ضرورت ہوتی ہے اور اب میں آریا پار والا کام کروں گی۔" اس کے مستحکم لہجے پر ربیعہ الجھی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"مروا مت دینا۔"

"بے فکر رہو تم بس اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھو اور منہ بند رکھنا۔" عفرا نے اسے نصیحت کر کے فون اٹھایا تو وہ برا سا منہ بنا کر پھر صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔

☼ ☼ ☼

"تم تو شاپنگ پر جانے والی تھیں۔" ردا کو گھر والے کپڑوں میں دیکھ کر شائستہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"پھوپھو! فرہاد بھائی کہہ رہے ہیں ان کا باہر جانے کا موڈ نہیں اور فہد بھی باہر نکل گیا ہے۔"

"فرہاد آ گیا ہے۔" انہوں نے حیرت سے پوچھا۔

"جی۔"

"کہاں ہے؟"

"شاید باہر لان میں ہیں۔" ردا کے کہنے پر وہ ٹیرس پر آ گئیں نیچے نظر پڑتے ہی ان کی آنکھوں میں الجھن تیرنے لگی وہ آفس کے کپڑے بدلے بغیر گھاس پر چت لیٹا تھا وہ واپس پلٹ گئی۔

"ایسا کیا کروں اجالا کہ تمہاری ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔" وہ آسمان کی وسعتوں میں دیکھتا ہوا اس کے عکس سے مخاطب تھا۔ "پہلی نظر سے لے کر آج تک میں نے تمہیں پوری شدت سے چاہا ہے۔ کبھی کسی ایک لمحہ غافل نہیں ہوا، شاید اسی لیے وہ حرکت کر بیٹھا تھا جو اب تم معاف نہیں کر رہیں ایک موقع، ایک موقع تو مجھے دیتیں اپنی صفائی کا میں نے یہ سب کیوں کیا؟" وہ بے چین ہو کر اٹھ بیٹھا۔ پچھلے کچھ دنوں سے اسے لگ رہا تھا اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو کر رہ گئی ہے جوں جوں وہ اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا، معاملہ سلجھنے کی بجائے الجھتا جا رہا تھا۔ اس دن ہسپتال میں اجالا کی حالت دیکھ کر وہ پریشان ضرور ہوا تھا لیکن اس کا ارادہ اتنی جلدی سچ بولنے کا نہیں تھا لیکن اس کے ایک جملے پر جس طرح اجالا کے چہرے کا رنگ بدلا تھا اس کا دل خوش فہمی کا شکار ہوا تھا اسی امید کے سہارے وہ سچ بول گیا تھا۔ لیکن اب سچ اسے کافی بھاری پڑ رہا تھا۔ وہ اس کی کوئی بات ہی نہیں سن رہی تھی۔

"کیا کروں؟" اس نے بے ساختہ دائیں ہاتھ کا مکا بنا کر اپنی بائیں ہتھیلی پر مارا۔

"فرہاد!" شائستہ کی آواز پر اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"ایسے کیوں بیٹھے ہو؟"

"بس ایسے ہی۔" ان کے پرتشویش انداز پر وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"میں بہت دنوں سے دیکھ رہی ہوں، تم پریشان ہو کیا بات ہے؟"

"کام کرنے کی عادت نہیں نا اور ماموں نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے شاید اس لیے۔" وہ بات ہنسی میں اڑانے کی کوشش کرنے لگا تو شائستہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"اجالا کی طرف کب چل رہے ہیں؟" اس نے بے ساختہ گہرا سانس لیا۔

UrduPhoto.com

"چلیں گے امی؟" وہ بالوں پر ہاتھ چلاتا ہوا بولا۔
"کتنے دنوں سے تم یہی کہہ رہے ہو کیا اجالا کی طرف سے کوئی مسئلہ ہے؟"
"اس کی طرف سے کیا مسئلہ ہو گا؟" ایک پل کے توقف کے بعد وہ دھیمے لہجے میں بولا۔
"چلو پھر آج چلتے ہیں۔" شائستہ کے کہنے پر وہ کوئی جواب سوچ ہی رہا تھا جب اس کے سیل فون کی بپ بجی اس نے ڈھیلے سے انداز میں فون کٹ کی جیب سے نکالا۔ اسکرین پر نظر آنے والا نمبر بالکل اجنبی تھا۔
"ہیلو جی فرہاد بات کر رہا ہوں آپ..." دوسری طرف سے جو نام بتایا گیا اسے جھٹکا لگا۔
"سب خیریت ہے؟" وہ ایک نظر شائستہ کو دیکھ کر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

✡ ✡ ✡

کمرے میں ایک طرف سے دوسری طرف چکراتے ہوئے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔ دروازہ کھلنے پر اس نے قہر بھری نظروں سے ادھر دیکھا کیونکہ وہ جانتی تھی اندر آنے والا کون ہے۔
"جب میں نے تمہیں منع کیا تھا پھر تم نے امی سے بات کیوں کی؟"
"کون سی بات؟" عفرا اس کے غصیلے انداز کو نظر انداز کرتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی۔
"میں نے تمہیں منع کیا تھا مجھے خضر سے شادی نہیں کرنی پھر بھی تم نے امی سے بات کی۔"
"ہاں کیونکہ تم بے وقوف ہو۔"
"تم بہت عقل مند ہو۔" اجالا کے جارحانہ انداز پر اندر داخل ہوتی ربیعہ نے گھبرا کر عفرا کو دیکھا۔ جو آگ لگا کر مطمئن بیٹھی تھی۔
"تم سے تو عقل مند ہی ہوں۔"
"میرا خیال ہے تم میری زندگی میں دخل دینا بند کر دو پہلے ہی تمہاری وجہ سے میں بہت کچھ بھگت چکی ہوں۔"
"اجالا اسی لیے تو یہ سب کچھ کر رہی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں میری خاطر تم نے بہت کچھ برداشت کیا ہے۔"
"مجھے تم سے کسی بدلے کی ضرورت نہیں، بس مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔" اجالا نے بدلحاظی سے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔
"تم خضر کو ریجیکٹ کرنے کی ایک معقول وجہ بتا دو میں دوبارہ اس کا نام بھی نہیں لوں گی۔"
"یہ کافی نہیں کہ وہ مجھے پسند نہیں۔" اجالا کے تڑخ کے بولنے پر وہ بے ساختہ مسکرائی۔
"جو پسند ہے اس کا نام بتا دو۔"
"ربیعہ! پلیز اس سے کہو اپنا منہ بند رکھے یا یہاں سے دفع ہو جائے۔" اجالا کے جارحانہ تیوروں پر ربیعہ بے چاری سٹپٹا کر عفرا کو اٹھنے کا اشارہ کرنے لگی۔
"کہیں تمہارے انکار کی وجہ فرہاد تو نہیں۔" اجالا جھٹکے سے اس کی طرف مڑی ہونٹ بھینچے وہ شاید ضبط کی منزلوں سے گزر رہی تھی۔
"تم ہر بار اسے کیوں درمیان میں لے آتی ہو؟"
"کیونکہ وہ درمیان میں آچکا ہے۔"
"میں نفرت کرتی ہوں اس سے سن لیا۔ اب جان چھوڑو میری۔" اجالا کے چیخنے پر ربیعہ نے ملامت بھری نظروں سے عفرا کو دیکھا جو خواہ مخواہ اس کے زخموں کو کرید رہی تھی۔
"بس بھی کرو میں نے تمہیں کہا بھی تھا ایسی کوئی بات نہیں۔" ربیعہ نے دھیمی آواز میں اس کے کان کے پاس جا کر کہا تو اس نے مسکرا کر اس کا بازو تھپتھپایا اور اجالا کی طرف بڑھی۔
"میں تمہاری دشمن نہیں اجالا! بلکہ تم سے بہت پیار کرتی ہوں اس لیے تمہارے بارے میں فکر مند ہوں دوسرا مجھے احساس ہے کہ جو کچھ تمہارے ساتھ برا ہوا میری وجہ سے ہوا۔ میں صرف اپنے دل کا وہم دور کرنا چاہتی تھی۔ سو ہو گیا۔ تم فرہاد سے نفرت کرتی ہو نا؟" عفرا نے اسے دونوں کندھوں سے تھامتے ہوئے اچانک اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تو وہ نظروں کا زاویہ موڑ گئی۔
"اس نے تمہارے ساتھ جو ڈرامہ کیا اس کی سزا اسے ضرور ملنی چاہیے تھی۔ میں ملی تھی فرہاد سے۔" اجالا نے چونک کر اسے دیکھا۔ "بڑا کہہ رہا تھا وہ سب اس نے تمہاری محبت میں کیا وہ تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن مجھے تو پتا تھا تم اس سے نفرت کرتی ہو میں نے بھی اس کی خوب بے عزتی کی کہہ دیا ایسے زبردستی محبت نہیں ہوتی۔ اجالا تو سخت نفرت کرتی ہے آپ سے قسم سے اس کی شکل دیکھنے والی تھی۔" عفرا ہنستے ہوئے ربیعہ کو بتا رہی تھی جبکہ اجالا بالکل ساکت بیٹھی تھی۔

"کہہ رہا تھا میں اجالا سے کہو ایک بار اس کی بات سن لے۔ امی ابو کو بھیج رہا تھا میں نے سختی سے منع کر دیا اور صاف کہہ دیا اجالا کو میں اپنی بھابھی بنا رہی ہوں آتی اس کی بے عزتی کی ہے اب بھی بھول کر بھی اجالا کا نام نہیں لے گا۔" عفرا کے منہ پر یکدم طمانچہ پڑا تھا کہ آگے کا جملہ اس کے منہ میں رہ گیا جبکہ ربیعہ سن کھڑی رہ گئی۔
"تم کہہ رہی تھیں تم میری دشمن نہیں اس سے زیادہ دشمنی اور کیا کرو گی ہمیشہ تم میرے لیے ایک عذاب کھڑا کر دیتی ہو کیوں کیا تم نے اسے منع کیا کیوں تم نے اس سے جھوٹ بولا۔" وہ ہذیانی انداز میں بولتے ہوئے اس کا کندھا ہلانے لگی۔
"تم نے خود کہا تھا کہ تم اس سے نفرت کرتی ہو؟" عفرا کا لہجہ اب بھی مطمئن تھا جیسے وہ اس سے ایسے ہی ردعمل کی توقع کر رہی تھی۔
"جھوٹ کہا تھا میں نے محبت کرتی ہوں میں اس سے گیم کھیلا تھا فرہاد نے میرے ساتھ 'ڈرامہ کیا تھا۔ پر میں نے 'میں نے تو سچ مان کر ان پیپرز پر سائن کیے تھے۔ اسی وقت اسے اپنا مان لیا تھا۔ دو ماہ دو ماہ تک ہر لمحہ ہر وقت وہ میرے اعصاب پر سوار رہا' ہر بار وہ مجھے یہی باور کرواتا تھا کہ وہ ہی میرا سب کچھ ہے اور میں خود بخود اس کی طرف کھنچتی چلی گئی اور جب اصلیت میرے سامنے آئی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی میں نے اس سے نفرت کرنا چاہی پر نہیں کر سکی۔ میں نے بہت کوشش کی میں کسی اور کو وہ جگہ دے دوں جو وہ لے چکا ہے پر میں ایسا نہیں کر سکتی۔" وہ روتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی تو عفرا نے مسکراتے ہوئے ربیعہ کو دیکھا۔
"تم ہر بار مجھے دکھ دیتی ہو۔" عفرا ہنس پڑی تھی۔
"تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تھا؟"
"تو کیا کرتی غلطی تو میں نے کی اسے تو میری پروا بھی نہیں۔"
"ایسے تو نہ کہو اجالا! یہ تو تم بھی جانتی ہو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ اسی لیے تو اب تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔" عفرا نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے۔
"کیا فائدہ اس طرح پیچھا کرنے کا۔ دو ماہ تو ہو گئے ہیں۔ یہ سب ہوئے عدیل سے میری منگنی ختم ہوئے ایک مہینہ ہونے والا ہے پھر اتنی محبت ہے تو آتا کیوں نہیں میں کیوں خود کہوں۔" وہ بچوں کی طرح بسورتے ہوئے بولی تو عفرا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"وہ تمہاری پیش قدمی کا انتظار کر رہا ہے اور تم اس کا واہ بھی۔" وہ ہنستے ہوئے ربیعہ کو دیکھنے لگی۔ تبھی دروازہ کھول کر قمر اندر آئی تھیں۔
"اجالا! ذرا ڈرائنگ روم میں آنا۔" قمر کی آواز پر اس نے جھکے سر سے عفرا کو دیکھا جو اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی تھی۔
"خیریت آنٹی!"
"وہ فرہاد کے گھر والے آئے ہیں اجالا کے لیے۔" قمر کی چہکتی ہوئی آواز پر اجالا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی، قمر کے نکلتے ہی وہ الجھی ہوئی نظروں سے عفرا کو دیکھنے لگی۔
"تم نے تو اسے منع کیا تھا؟" اجالا کی حیرت پر وہ دونوں ہنسنے لگیں جبکہ وہ ابھی تک الجھی ہوئی تھی۔

✡ ✡ ✡

اندر داخل ہوتے قمر اور جاوید صاحب کے ساتھ اجالا کو نہ پا کر ان کی نظریں بے ساختہ فرہاد کی طرف اٹھیں جس کا چہرہ ایک پل میں اتر گیا تھا۔ لیکن اس کے برعکس وہ مسکراتی ہوئی ان کی طرف بڑھیں۔
"میں کب سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہی تھی۔ میری بہو کو نہیں لائے آپ لوگ میں نے خاص طور پر آپ سے کہا تھا۔"
"آپ جانتی ہیں پرسوں ہی مہندی ہے تو میں نے خود اسے آنے سے منع کر دیا۔" قمر کے کہنے پر وہ مسکرا کر رہ گئیں "اور پھر تین دن کی بات ہے وہ آپ کے پاس ہی ہو گی۔" ان کو خاموش دیکھ کر قمر مزید گویا ہوئیں۔
"یہ بھی ٹھیک کہا آپ نے 'فرہاد!'" ان کے پکارنے پر وہ ایک دم سیدھا ہوا۔
"اپنے انکل کو ماموں کے پاس لے جاؤ۔"
"جی۔" وہ سر ہلا کر رہ گیا۔
"آپ نے اچانک ہی ردا کا نکاح رکھ دیا۔" قمر نے اسٹیج پر بیٹھی ردا کو دیکھ کر پوچھا۔
"دراصل ہمارا ارادہ فرہاد اور ردا دونوں کی شادیاں اکٹھے کرنے کا تھا لیکن ردا کہنے لگی کہ وہ فرہاد کی شادی انجوائے نہیں کر پائے گی پھر میں نے بھی سوچا پہلے اجالا آجائے پھر ردا کو رخصت کریں گے اس لیے نکاح پہلے رکھ لیا۔" شائستہ انہیں لے کر اسٹیج کی طرف بڑھنے لگیں۔ جبکہ ان

UrduPhoto.com

کے برعکس وہ سخت مضطرب تھا۔ نکاح سے پہلے اس کی کیفیت ایسی تھی۔ اور جب نکاح ہو گیا وہ کتنی ہی دیر بے یقین رہا لیکن پھر دل ہلکا ہو گیا۔ اسے لگ رہا تھا اجالا اب اس سے ناراض نہیں صرف کچھ دنوں کی بات تھی وہ اس کے سامنے ہو گی تب وہ اسے اپنے دل کی ہر کیفیت سے آگاہ کرے گا اسی لیے نکاح کے بعد وہ مسلسل خاموش تھا۔ لیکن آج وہ نہیں آئی تھی۔ اس کا مطلب تھا وہ اب بھی ناراض ہے اور یہی وہ نہیں چاہتا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر وہ تیزی سے باہر نکلا اس کا رخ اپنی کار کی طرف تھا۔

✿ ✿ ✿

ڈور بیل پر اس کی نظر بے اختیار گھڑی کی طرف اٹھی۔

"امی پاپا اتنی جلدی آ گئے۔" وہ حیران ہوتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

"آپ۔" فرہاد کو دروازے میں کھڑے دیکھ کر وہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔

"اندر آنے نہیں دو گی؟" اسے یونہی دروازے میں کھڑا دیکھ کر وہ بولا تو وہ ہوش میں آئی۔

"امی پاپا گھر پر نہیں۔"

"جانتا ہوں اسی لیے آیا ہوں۔" وہ اسے پیچھے ہٹاتا ہوا اندر آ گیا جبکہ اس کی اتنی جرأت پر وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں کیا اپنی بیوی سے ملنے نہیں آ سکتا۔" اجالا نے تیزی سے اپنی نظریں اس پر سے ہٹالیں۔

"دروازہ بند کر دو یا کسی اور نے آنا ہے۔"

"آپ جائیں یہاں سے۔" وہ یکدم غصے سے بولی تو وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ دھاڑ کی آواز کے ساتھ گیٹ بند ہوا تو وہ اچھل پڑی' اسی تیزی سے فرہاد اس کا بازو تھام کر اسے صحن کے وسط میں لے آیا' جہاں ٹیوب لائٹ کی روشنی سیدھی اس کے چہرے پر پڑنے لگی۔

"ناراض ہو مجھ سے؟" وہ جو اس کے جارحانہ انداز پر اندر تک ڈر گئی تھی' اس کے نرم لہجے پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی اور آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ فرہاد نے اس کا بازو چھوڑ کر اسے شانوں سے تھام لیا "میں جانتا ہوں تم ناراض ہو مجھ سے پر اپنی صفائی میں کہنے کا ایک موقع تو دو مجھے اچھا بتاؤ کس بات پر ناراض ہو مجھ سے؟" اجالا نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"جو آپ نے کیا آپ کو کیا لگتا ہے بہت صحیح تھا آپ نے مذاق بنا کر رکھ دیا۔ دو ماہ تک آپ مجھے بلیک میل کرتے رہے آپ کو اندازہ ہے کتنی اذیت میں میں نے وقت گزارا ہے۔"

"بلیک میل؟" وہ جیسے تڑپ کر بولا۔

"خدا کو مانو میں نے کب کوئی غلط حرکت کی۔ میں تمہیں ملنے حتیٰ کہ فون بھی کرنے سے گریز کرتا تھا صرف ایک انگوٹھی پہنانے کی جرأت کی تھی اور تم اسے سیدھا سیدھا بلیک میل کا نام دے رہی ہو۔ ہاں آج کی بات اور ہے آج تم میری بیوی ہو' ساری دنیا کے سامنے تم سے نکاح کیا ہے اب میں سارے حق استعمال کر سکتا ہوں۔" اس کے کہنے پر اجالا کو اچانک اپنے کندھوں پر اس کے ہاتھوں کا احساس ہوا تو وہ تیزی سے ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹی۔

"بے فکر رہو ابھی نہیں کروں گا۔" اس کے ڈرنے پر وہ ہنستے ہوئے پھر اس کے سامنے آ گیا۔

"تمہاری دوستوں نے جو کیا مجھے کبھی بھی اس سے مطلب نہیں رہا میں صرف اتنا جانتا ہوں میں نے پہلی نظر میں تم سے محبت کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس میں شدت سی آئی تھی۔ عدیل کے ساتھ تمہاری منگنی پر میرا جو ردِعمل ہوا تھا وہ تم جانتی ہو لیکن اتنے غصے میں بھی میں ہوش میں تھا ایک تو میں عدیل کی اصلیت جانتا تھا' دوسرا اگر اس کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا تب بھی میں تمہیں پانے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی۔ میں نے بڑا سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا تھا جس دن عدیل کی اصلیت میں سب کے سامنے رکھتا یہ بات ختم ہو جاتی لیکن اس دن تمہاری حالت دیکھ کر میں ایموشنل ہو گیا اور جس طرح مجھ سے جدائی کا خیال تمہارے چہرے پر درد کی صورت میں نظر آیا مجھے پتا چل گیا تھا تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔" وہ جو اس کا ہر لفظ بڑے غور سے سن رہی تھی اور ہر بات سے اتفاق کر رہی تھی آخری بات پر چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"یہ غلط فہمی کیوں ہوئی آپ کو؟"

"غلط فہمی نہیں مسز فرہاد! یقین ہے میرا' حالانکہ درمیان میں میں خود کنفیوژ ہو گیا تھا اور اوپر سے تم نے زہر کھانے کی دھمکی دے کر اور ڈرا دیا۔ یہ جو میں قہقہے لگا کر اتنا خون پیدا کرتا ہوں تمہاری وجہ سے سارا خون جل کر رہ گیا۔ وہ تو بھلا عفرا کا ہمیشہ کی طرح تم سے ملانے کی وجہ بنی تھی۔"

"عفرا!" اجالا چونکی۔

"اسی نے تو مجھے فون کیا تھا۔" اور اجالا کے ذہن میں اس دن کی ساری باتیں گھومنے لگیں۔

"کیا کہا اس نے؟" اس نے ڈرتے ڈرتے فرہاد کو دیکھا۔

"وہی جو تم کرنے والی تھی عفرا کے کزن کے لیے' ہاں مجھے تم پر بڑا غصہ آیا تھا اور اس عفرا پر بھی میں تو کب کا امی کو بھیجنا چاہ رہا تھا تمہاری دھمکی کی وجہ سے لیٹ ہو رہا تھا۔ عفرا نے مجھ سے کہا آپ امی کو بھیج دیں میں اجالا کو زہر کھانے نہیں دوں گی۔" وہ بتا کر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔ ہنسی تو اسے بھی آئی تھی کہ پر جانتی تھی عفرا نے یہ جملہ کس لہجے میں ادا کیا ہو گا لیکن وہ ضبط کر گئی۔ فرہاد کا اپنے بارے میں اتنا حساس ہونا اسے ہواؤں میں اڑا رہا تھا۔ چاہے جانے کا احساس بڑا سحر انگیز ہوتا ہے اور وہ بھی اسے سحر میں گرفتار تھی۔

"میں جانتا تھا تم بھی مجھے چاہتی ہو لیکن پھر بھی میں ڈر رہا تھا کیونکہ میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے صرف محبت دیکھنا چاہتا ہوں۔" اس نے کچھ کہا نہیں تھا' صرف پلکیں اٹھا کر ان آنکھوں میں دیکھا تھا اور وہ کھل کر مسکرا دیا جیسے ان آنکھوں کا راز پڑھ لیا ہو۔ سیل فون کی بیپ پر اس نے برا سا منہ بنا کر ٹراؤزر کی جیب میں سے فون نکالا۔

"جی امی! بس آ رہا ہوں۔" وہ عجلت میں بولتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"دیکھو کتنا شریف تمہارا شوہر ہے۔ اتنی خوب صورت بیوی سامنے ہوتے ہوئے بھی کیسی روکھی پھیکی باتیں کر کے جا رہا ہے' حالانکہ میں اتنا رومانٹک بندہ ہوں لیکن...."

وہ دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔

"تو آپ نے کر لیتی تھی رومانٹک گفتگو میں نے منع کیا تھا۔" فرہاد تیزی سے پلٹا لیکن تب تک وہ دروازہ بند کر چکی تھی۔ اب دروازہ زور زور سے بجایا جا رہا تھا اور اس کی ہنسی تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"دو دن کی بات ہے دیکھ لوں گا تمہیں۔" فرہاد نے جھنجلا کر دھمکی دی۔ کچھ دیر بعد کار اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی تو وہ مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھنے لگی۔ عفرا کی اس دن کی گفتگو کا سرا اب اس کے ہاتھ آیا تھا اور وہ جان گئی تھی اس کی زندگی میں خوشیاں لانے کی وجہ کون بنا ہے۔

✿ ✿ ✿

اس کی نظریں کب سے عفرا پر جمی تھیں' جو فرہاد سے بحث میں مصروف تھی۔ وہ اس دن سے اس سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہی تھی اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی عفرا اسے معذرت کا موقع نہیں دے رہی تھی۔

"عفرا!" اس نے بے اختیار پکارا تو وہ ہنستی ہوئی اس کی طرف آ گئی۔

"سوری۔"

"ہیں وہ کیوں؟" وہ حیران ہو کر اجالا کو دیکھنے لگی۔

"میں نے تمہیں...."

"بس۔" عفرا نے فوراً اسے ٹوک دیا۔

اجالا نے نم آنکھوں کے ساتھ اس کے ہاتھ تھامے تو وہ مسکرا دی۔ "دیکھو بے شک آج ولیمہ ہے لیکن ہو تو تم دلہن نا اور دلہن یوں پٹر پٹر بولتی بالکل اچھی نہیں لگتی۔" وہ اس کے گال پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے اسٹیج سے نیچے اتر گئی۔ آج وہ خوش تھی کہ اللہ نے اسے اپنی غلطی کی تلافی کا موقع دے دیا تھا۔ اس نے نظریں ایک بار پھر اسٹیج پر بیٹھے فرہاد اور اجالا پر جما دیں۔ دونوں کے چہرے پر اتنی آسودگی تھی کہ وہ بے اختیار مسکرا دی۔

✿

خواتین ڈائجسٹ
کی طرف سے
بہنوں کے لیے ایک اور ناول
اماوس کا چاند
بشریٰ سعید
قیمت --- /150 روپے
منگوانے کا پتہ
مکتبہ عمران ڈائجسٹ
37- اردو بازار، کراچی۔